عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 7 ★ جلد 7 / 39

ستمبر 2003ء

رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

7 ستمبر...... یادگار اور تاریخ ساز دن

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر..... تیاری کیجئے

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں..... پس پردہ سازش بے نقاب

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہوگی

ناقابل فراموش..... انمول یادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 7 ☆ جلد 7 / 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

زیر سرپرستی
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان
فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

مولانا فضل الرحمن کا دورہ بھارت	صاحبزادہ طارق محمود	3
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر...... تیاری کیجئے	صاحبزادہ طارق محمود	5
دیکھا جو تیر کھا کے	صاحبزادہ طارق محمود	8

مقالات ومضامین

7 ستمبر...... یادگار اور تاریخ ساز دن	صاحبزادہ طارق محمود	10
جن لوگوں نے تحریک ختم نبوت پر ظلم کیا	شورش کاشمیریؒ	13
اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں	صاحبزادہ طارق محمود	15
الحمدللہ! ٹھیک ہو گیا	مولانا اللہ وسایا	21
مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری	ادارہ	22
ناقابل فراموش...... انمول یادیں	صاحبزادہ طارق محمود	24
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	29

ردقادیانیت

تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات براہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	32
روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان	منشی مولا بخش کشتہؒ	40
قادیانی جماعت ایک خطرناک دہشت گرد گروہ	مولوی فقیر محمد	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

19364
1428

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

مولانا فضل الرحمٰن کا دورہ بھارت!

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کے دورہ امریکہ کے فوری بعد پاک بھارت تعلقات کی بحالی میں دونوں ممالک سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ پاکستان اور بھارت دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانے میں درپردہ جو کوششیں کر رہے ہیں ان کا ایک مخصوص پس منظر ہے۔ کبھی قطع تعلق کا یہ عالم تھا کہ جب صدر مملکت چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے بھارت گئے تو دونوں ممالک جنگ کے دہانے پر کھڑے تھے۔ خرابی تعلقات کا یہ عالم تھا کہ دونوں ممالک نے اپنے اپنے سفیر واپس بلوا لئے۔ ریلوے کے رابطے منقطع ہو گئے۔ دوستی بس سروس کا پہیہ پنکچر ہو گیا۔ فضائی راستے ایک دوسرے لئے ممنوع قرار دے دیئے گئے۔ کھٹمنڈو میں سارک کانفرنس کے موقع پر دونوں سربراہان مملکت ایک دوسرے سے نظریں چراتے رہے۔ جنرل پرویز مشرف نے ملنے میں پہل کی۔ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو بھارتی وزیراعظم واجپائی نے بیٹھے بیٹھے بادل نخواستہ سرد مہری میں ڈھیلا ڈھالا ہاتھ .... ان کے ہاتھ میں دے دیا۔

اب کہ بین الاقوامی حالات نے یکا یک پلٹا کھایا۔ گزشتہ ایک ماہ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جس قدر تیزی کا عمل دیکھنے میں آیا ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ پہلے صوتی لہروں میں جنبش پیدا ہوئی۔ بھارت سے طلباء کا وفد آیا۔ پھر کلدیپ نیئر پارلیمانی وفد کی قیادت کرتے ہوئے ہمارے مہمان بنے۔ پھر دوستی کی بس سٹارٹ ہوئی۔ پاکستان سے طلباء اور تاجروں کے وفود کو بھارتی میزبانی کا شرف حاصل کرنا۔ آخر میں دونوں ملکوں کے سفیروں نے تندہی سے سفارتی فرائض منصبی سنبھال لئے۔ یوں مدت سے ویران واہگہ بارڈر پر دونوں طرف کی آمدورفت سے ماضی کی رونقیں پلٹ آئیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان رابطہ وفود میں اہم وفد مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں بھارت گیا۔ یہ وفد گو جمعیت علمائے ہند کی دعوت پر گیا۔ لیکن وہاں سرکاری پروٹوکول ملنے کے باعث اس حقیقت کو چھپایا نہیں جا سکتا کہ وفد بھیجنے میں حکومتی اصرار بھی شامل تھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ وفد سابقہ عام وفدوں کی طرح نہیں تھا۔ بلکہ آنے والا وقت بتائے گا کہ یہ وفد خصوصی مشن پر گیا اور متعلقہ مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مولانا فضل الرحمٰن سے بہتر انتخاب بھی ممکن نہ تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن کے وفد کو بھارت میں سرکاری سطح پر جو پذیرائی حاصل ہوئی اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مقاصد کے حوالے سے مشن کس قدر اہم تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے بھارتی وزیراعظم واجپائی کے علاوہ اپوزیشن لیڈر سونیا گاندھی اور بھارت کے سرکردہ سیاسی رہنماؤں سے جو مذاکرات کئے گو عوام کو سطحی معلومات تو ہو سکتی ہیں لیکن اصل حقائق اور مقاصد کا علم کچھ مدت بعد ہو گا۔ ایک اطلاع کے مطابق بھارت جانے والے علماء وفد کو

دفتر خارجہ میں باقاعدہ بریفنگ دی گئی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اس اعتراف میں بخل نہیں برتا کہ بھارتی دورہ کے دوران پاکستانی سفارت خانہ سے بھی ان کا باقاعدہ رابطہ رہا۔ یہ باتیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ وفد یقیناً حکومت پاکستان کی جانب سے تجاویز لے کر بھارت گیا۔ رہا معاملہ بھارت میں مولانا فضل الرحمٰن کے بیانات کا تو اس بارے میں مولانا فضل الرحمٰن اپنی تمہید اور تردید دونوں کے خود ذمہ دار ہیں۔ میڈیا اور اخبارات ہمیشہ ایسے مواقع پر زیب داستان کے لئے تڑکا لگانے کے عادی ہیں۔ مولانا موصوف ہمیشہ پہلے تولتے ہیں پھر بولتے ہیں۔ علماء کی سیاست میں مولانا مدبر روشن دماغ اور صلح جو مانے جاتے ہیں۔ اگر کچھ باتیں مولانا نے بے تکلفی میں کہہ بھی ڈالی ہیں تو ماضی اور مستقبل کے پیش نظران کی حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن ولی خان نہیں ....جن کے بارے میں بدگمانی ذہن میں لائی جائے۔

بدلتے بین الاقوامی حالات میں امریکہ عالمی بالادستی کا خواب دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنی من مانی پالیسیوں کو برصغیر پاک وہند پر بھی مسلط کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان تو خاطر خواہ یا بادل نخواستہ امریکہ کے جبر کو صبر سے قبول کئے بیٹھا ہے۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ اس خطے کو ان مخصوص امریکی اثرات سے بچانے کے لئے دونوں ممالک تناؤ' کھنچاؤ' کی پالیسی ترک کر کے اپنے مسائل خود حل کریں۔ جب کوئی تیسرا فریق مداخلت کرے گا یا ثالثی کا کردار ادا کرے گا تو ظاہر بات ہے پھر دونوں ملکوں کی قسمت کے فیصلے اس کے ہاتھ میں ہوں گے اور وہ اپنے مخصوص مفادات کو مدنظر رکھ کر ہی فیصلے کرے گا جس میں دونوں گھروں کے ناقابل تلافی نقصان کا احتمال ہوگا۔

اخباری اطلاعات' کالم نویسوں کی تبصرہ نگاری اور تجزیہ نگاروں کے تجزیہ کی روشنی میں اگر علماء وفد نے بھارتی وزیراعظم واجپائی اور پاکستانی وزیراعظم ظفر اللہ خان جمالی کی باہمی ملاقات کی راہ ہموار کرنے میں کردار ادا کیا ہے تو یہ وفد کی کامیابی کی دلیل ہے۔ بعض اخبار نویسوں نے تو علماء وفد کی بھارت آمد اور مختلف رہنماؤں سے مذاکرات پر بغض معاویہ کا مظاہرہ کیا ہے۔ رشید صدیقی نے ایک خوبصورت جملہ کہا ہے کہ کسی کو مشتعل کرنا آسان ہے لیکن مطمئن کرنا بہت مشکل ہے۔ یار لوگ یہ کیوں بھول بیٹھے ہیں کہ علماء وفد نے بہترین ڈپلومیسی اور سیاسی بصیرت کے ذریعہ بھارتی رہنماؤں کو مل بیٹھ کر باہمی تنازعات اور مسائل حل کرنے پر راضی کیا ہے۔ بے مقصد جنگوں اور تصادم سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ یہ علماء وفد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ثبوت ہے کہ انہوں نے بیک وقت بھارتی حکومت اور اپوزیشن کو حالات وقرائن کی بدولت مل بیٹھنے پر آمادہ کیا ہے۔ کیا یہ علماء وفد کی کامیابی نہیں کہ بھارت سارک کانفرنس میں شریک ہونے پر آمادہ ہوگیا ہے جو جنوری 2004ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوگی۔

قبل ازیں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی سارک کانفرنس میں بھارتی سربراہ کی شرکت مشکوک تھی۔ ماضی میں سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو بھارت گئے۔ انہوں نے ناکام مذاکرات کو آخری وقت کامیابی میں بدل دیا۔ تب شملہ معاہدہ عمل میں آیا۔ کسی بھی سربراہ مملکت کا نتیجہ خیز مذاکرات کے بغیر لوٹنا ناکامی کی دلیل ہوتی ہے۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف بھارت گئے۔ ایک منجھے ہوئے سیاست دان سے فوجی کیا مذاکرات کرسکتا ہے؟۔ اس

دورے کا دلچسپ پہلو یہ تھا کہ مذاکرات ناکام ہوئے جب کہ سرکاری پراپیگنڈہ کے مطابق دورہ کامیاب رہا۔ بھارتی وزیراعظم نے ہمارے سربراہ مملکت کے بارے میں جو ریمارکس دیئے تھے وہ پوری قوم کے لئے باعث شرم تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنرل پرویز مشرف کو عالمی مسائل پر نہ تو دسترس حاصل ہے اور نہ ہی باہمی تنازعات کے مثبت حل کے حوالے سے انہیں اپنی گفتگو میں مہارت حاصل ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ایک فوجی .... فوجی دماغ سے سوچتا ہے اور اسی زبان میں بولتا ہے۔ ایک سیاست دان ہی سیاست دان سے مفید گفتگو اور کامیاب مذاکرات کرسکتا ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن کی ذات اور وفد کے حوالے سے بھارتی وزیراعظم یا بھارتی رہنماؤں نے کسی منفی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ یہ علماء وفد کے مذاکرات کی کامیابی کی دلیل ہے کہ ان کے دورہ کے بعد لالو پرشاد کی قیادت میں بھارتی پارلیمانی وفد فوری طور پر پاکستان بھیجا گیا۔ علماء وفد نے ثابت کردکھایا ہے کہ ڈپلومیسی سیاست میں مار کھانے والے نہیں۔ انہوں نے اختلاف رائے کا حق رکھنے کے باوجود حکومتی پالیسی کے مطابق مذاکرات میں کامیابی حاصل کی۔ نظر دورہ یا مذاکرات پر نہیں نتائج پر ہونی چاہئے۔

تیاری کیجئے ...... اور ...... شرکت کیجئے

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ 2/3 اکتوبر 2003ء بروز جمعرات جمعہ دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے انعقاد کا اعلان کردیا گیا ہے۔ چناب نگر سابقہ (ربوہ) کو قادیانی ذریت قادیان (بھارت) کے بعد اپنا دوسرا بڑا مرکز قرار دیتی ہے۔ 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ اور قادیانیوں کے مرکز کے نام کی تبدیلی کے بعد حقیقت حال یہ ہے کہ ان کا مرکز یتیم کی طرح بے آسرا اور بیوہ کی طرح اجڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تقسیم کے بعد قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر فضائیہ کی مرکزی پرواز گاہ اور پاکستان کی اہم صنعت گاہ فیصل آباد کے درمیان دریائے چناب کے کنارے اسرائیل کی طرح ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت قائم کیا گیا۔ ایک آزاد و خود مختار ملک میں صیہونی طرز پر ریاستی نظام کو رائج کیا گیا۔ مسلمانوں کے علاوہ ملکی مروجہ قانون کا داخلہ بھی یہاں ممنوع تھا۔ ریاست در ریاست کا نظام کسی بھی حکومت کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن بڑی سرکار کی سرپرستی کے باعث کوئی حکومت اس کا تدارک نہ کرسکی۔ ادھر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے تربیت یافتہ رفقاء .... نے قادیانی فتنہ کے عقائد و عزائم عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرنے اور اس کے محاسبہ کی جدوجہد کے مشن کو برابر جاری رکھا۔ 1974ء میں پارلیمنٹ کی سطح پر بھٹو صاحب کے دور حکومت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس طرح پہلی دفعہ قادیانیت کی مضبوط سامراجی بنیادیں ہل اٹھیں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس آیا تو قادیانی مرکز لرزہ براندام ہوگیا۔ نام کی تبدیلی نے نقش کہن مٹا دیئے۔

1982ء میں خانہ ساز نبوت کے کفر زار میں پہلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ حق وادی کفر میں داخل ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ نبوت خزاں کے پتوں کی طرح جھڑنے لگی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پہلی تاریخ ساز کانفرنس نے بلاشبہ 1934ء میں قادیان (بھارت) میں ہونے والی کانفرنس کی یاد تازہ کر دی۔ چناب نگر میں عظمت اسلام کا پرچم سربلند ہوا۔ باطل سرنگوں ہوا۔ ارتداد کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔ زندیقیت منہ چھپانے لگی۔ قادیانی جماعت کے سربراہ اور نام نہاد خانوادہ نبوت کے چشم وچراغ نے استقامت جرات اور ثابت قدمی کی بجائے راہ فرار اختیار کرنے میں عافیت سمجھی اور اپنے آقا کی گود میں پناہ حاصل کی۔ قادیانی خوب سمجھتے ہیں کہ ان کا قائد آزمائش وابتلاء کی گھڑیوں میں انہیں بے یارومددگار چھوڑ گیا۔ اس طرح ان کی جھوٹی قیادت وسیادت کا بھرم بھی کھل گیا۔ چناب نگر ہمارے اکابرین کے اخلاص' شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں' مسلمانوں کی اخلاص بھری جدوجہد کے نتیجہ میں آزاد ہو گیا۔ چشم فلک کے علاوہ چناب کی موجوں نے اور چناب نگر کی پہاڑیوں کی چوٹیوں نے اہل عشق کی فتح کا نظارہ دیکھا۔ اب ہر سال یہاں اہل وطن اور فدائین ختم نبوت فقید المثال کامیابی وکامرانی پر سجدہ شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ خانہ ساز نبوت کے مکمل خاتمہ کے لئے تجدید عہد بھی کرتے ہیں۔

حضرت الامیر خواجہ خواجگان' پیر طریقت' رہبر شریعت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی روحانی قیادت' حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ کی ایمانی سیادت مبلغین جماعت کی رفاقت اور عقیدہ ختم نبوت سے قلبی وابستگی رکھنے والوں کی شہادت سے تحریک ختم نبوت کا ولولہ زندہ وتابندہ ہے۔ چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنس ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کانفرنس جہاں عقیدہ ختم نبوت کو جلا بخشتی ہے وہاں مختلف مکاتب فکر کے رہنما' زعماء' خطباء مسلمانوں کو اسلام کی محبت' اخوت' رواداری اور یگانگت کا درس دے کر انہیں اسلام دشمن طاقتوں اور یہود وہنود کی مکروہ سازشوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ عقیدہ توحید عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت' جہاد کی اہمیت' حیات مسیح اور قادیانیت کے محاسبہ کے حوالے سے دینی' علمی اور سیاسی طور پر مفید اور متاثر کن بیانات سے سننے والوں کی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ناموس رسالت کے حوالے سے یہ کانفرنس مسلمانوں کے سینوں میں عشق رسالت کے چراغ روشن کرتی ہے۔ اور وہ......ولولہ تازہ لے کر اپنے اپنے شہروں کو پلٹتے ہیں۔

چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس درحقیقت تجدید عہد کانفرنس کا درجہ رکھتی ہے۔ مسلمان سب کچھ گوارہ کر سکتا ہے لیکن رسول عربی ﷺ کے مقابل کسی جعلی' جھوٹی' بناوٹی' بناسپتی اور دو نمبر نبوت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہر خاص وعام کو یہاں سے اقبال کا پیغام پہنچایا جاتا ہے کہ:

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیغام

چناب نگر کی کانفرنس کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنے اور اس کا قلع قمع کرنے کا پیغام دیا جاتا ہے۔ قادیانی جماعت کو اسرائیل سمیت بھارت اور تمام اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی

حاصل ہے۔اس وقت قادیانیوں کے ذریعہ باطل طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچارہی ہیں۔ چونکہ قادیانی اسلام کا لیبل لگا کر بے خبر ممالک اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔انہیں اسلام دشمن قوتوں کا سرمایہ اور وسائل حاصل ہیں۔دنیا بھر کو قادیانیوں کے ناپاک عقائد' مکروہ عزائم' ریشہ دوانیوں' دجل وفریب' درپردہ عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کے طریقہ ہائے واردات اور بالخصوص قادیانیوں کے شرعی آئینی وقانونی حیثیت سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔انہیں مقاصد کے پیش نظر محدود وسائل کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے۔تاکہ عالمی سطح پر قادیانیت کے مضمرات سے انہیں آگاہ کرکے ان کے اثرات کو ختم کیا جاسکے۔قادیانی جماعت کو چونکہ امریکہ' برطانیہ اور یورپ کی حکومتوں کی تائید وحمایت حاصل ہے۔ قادیانی جماعت اپنے تعلقات اور اثر ورسوخ کی بناپر مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس برطانیہ اور کارکردگی کے حوالے سے بھرپور مزاحمت کررہی ہے۔تاہم اہل درد کا مشن جاری ہے۔حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تاریخی قول ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ:''قادیانی اگر چاند پر بھی چلے گئے تو اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق وہاں پر بھی ان مرتدوں کا تعاقب جاری رکھیں گے۔''

چناب نگر کانفرنس کے انعقاد کا دوسرا مقصد قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہے۔تاکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خودساختہ نبوت' ان کے مضحکہ خیز دعاوی' مذہبی عقائد اور جماعتی جبر پر غیر جانبدارانہ اور حقیقت پسندانہ طور پر غور وفکر کرکے اپنی آخرت اور عاقبت سنوار سکیں۔بہت کم لوگوں کو اس حقیقت حال کا علم ہوگا کہ چناب نگر میں بسنے والے قادیانی کس قدر مظلوم ہیں۔قادیانی جماعت اور اس کے رہنماؤں کے وضع کردہ ضوابط ان کے مظالم اور ذریعہ معاش کے باعث وہ جماعتی جبر وکراہ کے مخصوص نظام کے باعث قادیانیت کے چنگل میں اس طرح بری طرح جکڑ دیئے گئے ہیں کہ اپنے ضمیر کے تحت کوئی سا فیصلہ کرنے میں آزاد وخود مختار نہیں۔جس زمین پر سر چھپانے کے لئے انہوں نے آشیانے بنارکھے ہیں وہ انجمن احمدیہ کے مرہون منت ہیں۔گروی جائیداد' زمینی رہائش گاہوں کے باعث وہ اپنی مرضی کے تحت سوچ بھی نہیں سکتے۔قادیانیوں کی فکر ونظر پر قادیانی جماعت کے ظلم کا پہرہ ہے۔تاریک مستقبل کا احساس ان کے شعور اور ضمیر کے فیصلہ کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔اسلام میں ہر شخص کو داعی اور مبلغ کی حیثیت حاصل ہے۔اب ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کے ذہنی انقلاب کی راہیں ہموار کی جائیں۔انہیں اجتماعی بغاوت بپا کرنے کے لئے نرم دلی اخلاص اور اعلیٰ بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیار کیا جائے۔مسلمانوں کی مختلف دینی جماعتیں اور بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر حکومت سے مطالبہ کرتی چلی آرہی ہے کہ چناب نگر کے قادیانیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔تاکہ وہ بنیادی طور پر رائے کی آزادی کا حق حاصل کرسکیں۔میڈیا نے فکر ونظر اور سوچ بچار کے دائرے بہت وسیع کردیئے ہیں۔وقت کے جدید دھاروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نئی قادیانی نسل کو اسلام کی حقانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی خودکاشتہ نبوت ان کے مخصوص مذہبی عقائد سے آگاہ کرتے ہوئے غور وفکر کی دعوت دی جانی چاہئے۔

چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا ایک بڑا مقصد اتحاد بین المسلمین کے جذبہ کو فروغ دینا ہے۔ یہ انفرادیت اسی پلیٹ فارم کو حاصل ہے کہ یہاں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے مشائخ عظام علمائے کرام جمع ہو کر باہمی اتحاد کا عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔ بانی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دیوبندی‘ بریلوی‘ اہل حدیث اور اہل تشیع کے تمام مکاتب کو یکجا کر کے قادیانیت کے خلاف صف آراء کیا۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا 1984ء کی جدوجہد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ تمام مکتب فکر اور مسالک کو برابری کی بنیاد پر اس مقدس پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ حضرت الامیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے جماعت کے سرپرست اور قائد کی حیثیت سے کبھی بخل سے کام نہیں لیا بلکہ ماضی کی روایات کے تحت فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو برقرار رکھنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ موجودہ حالات کے تناظر میں اتحاد امت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ مسالک اور مکاتب سے بالاتر ہو کر اتحاد بین المسلمین کے مشن کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ مجلس کے قائدین و مبلغین کماحقہ اس خدمت کو بطریق احسن سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ چند برس پہلے فرقہ واریت نے امت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں اتحاد کے مثالی مظاہرہ سے مسلمانوں میں باہمی اخوت‘ رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین‘ مبلغین‘ فدائین اور قلبی وابستگی رکھنے والے رفقاء کو چاہئے کہ چناب نگر کی کانفرنس کی کامیابی کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اپنے اپنے علاقوں میں اشتہارات اور اطلاعات کے ذریعہ عوام الناس کو تیار کیا جائے۔ اس دفعہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس جن مخصوص بین الاقوامی حالات میں منعقد ہو رہی ہے اس کا تقاضا ہے کہ کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے۔ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے زعماء‘ دینی سیاسی اور علمی شخصیات کو مدعو کیا جائے گا۔ آمدہ حالات کے پیش نظر مسلمانوں اور پاکستانی قوم کی ذہنی فکری تربیت بھی کی جائے گی۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اس تحریک میں اخلاص عطا فرمائے۔

دیکھا جو تیر کھا کے......!

شمالی وزیرستان ایجنسی میں پاک افغان سرحد پر تعینات پاکستان سیکورٹی فورسز پر امریکی حملہ کے نتیجے میں دو پاکستانی فوجی شہید اور فرنٹیئر کور کا ایک اہلکار شدید زخمی ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق شمالی وزیرستان ایجنسی کے علاقے مزہ منڈی میں پاک افغان سرحد پر تعینات پاک فوج اور فرنٹیئر کور کا ایک دستہ زیمن چوک سے معمول کے گشت پر تھا۔ صبح دس بجے کے قریب جب آرمی اور فرنٹیئر کور کی شوالی رائفلز کے جوان سرحد پر گشت کر رہے تھے کہ افغان علاقہ سے ان پر حملہ ہوا۔ اس حملہ میں ہیلی کاپٹر نے بھی حصہ لیا۔ حملہ کے نتیجہ میں پاک فوج کے دو جوان شہید ہو گئے۔ جبکہ فرنٹیئر کور کا ایک اہلکار شدید زخمی ہو گیا:

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی

آئی ایس پی آر کے مطابق اس واقعہ کے بارے میں امریکی حکام سے سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکی فوج کی جانب سے کہا گیا ہے کہ وزیرستان میں پاکستانی فوجی دستے پر ہونے والا حملہ دوستانہ تھا۔ یہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ امریکی حکومت اس پر معذرت کرے۔ پاک افغان سرحد پر صورت حال وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کشیدہ ہوتی جارہی ہے۔ قبل ازیں افغان فوجی پاکستانی سرحدوں کے اندر متعدد مرتبہ فائرنگ کر چکے ہیں۔ جس پر پاکستانی کمانڈر انہیں انتباہ بھی کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود پہلے افغان فوجیوں کی جانب سے سرحدی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اب افغان فوجیوں کے ساتھ ساتھ افغانستان میں موجود امریکی فوجیوں نے بھی پاکستانی سرحد کے اندر فائرنگ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جس کی زد میں آ کر مسلح افواج کے دو جوان شہید اور فرنٹیئر کور کا ایک جوان شدید زخمی ہوگیا جس کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ امریکی فوجیوں کی جانب سے پاکستان کی علاقائی حدود کی یہ پہلی خلاف ورزی ہے۔ اگر اس پر حکومت پاکستان کی جانب سے سخت ترین احتجاج نہ کیا گیا اور افغانستان میں موجود امریکی اور دیگر اتحادی ممالک کے فوجیوں کو سخت وارننگ نہ دی گئی تو یہ سلسلہ چل نکلے گا۔ امریکی فوج کی جانب سے پاکستانی فوجی دستے پر حملہ کو دوستانہ اور اسے غلط فہمی کا نتیجہ قرار دینا انتہائی شرمناک اور قابل مذمت ہے۔ حکومت پاکستان کو افغانستان میں موجود غاصب امریکی فوجیوں کی جانب سے وطن عزیز کی سرحدی خلاف ورزی اور مسلح افواج کے دو جوانوں کو شہید اور فرنٹیئر کور کے جوان کو شدید زخمی کرنے پر نہ صرف امریکہ بلکہ افغانستان کی حکومت سے بھی شدید ترین احتجاج کرنا چاہئے اور انہیں انتباہ کیا جانا چاہئے کہ آئندہ ایسی کسی بزدلانہ حرکت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ جس کی تمام تر ذمہ داری امریکہ اور افغانستان کی حکومتوں پر ہوگی۔

بقیہ: انمول یادیں

کرتے تھے۔ شاہ جیؒ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے تو میں بالکل قریب بیٹھا تھا۔ حضرت شاہ جیؒ نے خطبہ پڑھا۔ الحمدللہ...... قرآن مجید کے پہلے لفظ کی ادائیگی حسن پر سامعین وجد میں آ گئے۔ چاروں طرف سے بے ساختہ سبحان اللہ! کی صدائیں گونج اٹھیں۔ الحمدللہ! کی لے آج تک آ کاش ذہن پر نقش ہے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد شاہ جیؒ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو یوں محسوس ہورہا تھا جیسے حرا سے قرآن نازل ہورہا ہو۔ میں سارا دن پروفیسر شاکر کے ہمراہ گھومتا رہا تھا۔ نصف رات بھیگ چکی تھی۔ شاہ جیؒ کے قدموں کے قریب ہی نیند نے ڈھیر کر دیا۔ والد صاحب نے دیکھا تو ایک احرار رضا کار کے ذریعہ مجھے وہاں سے منتقل کرنا چاہا۔ لیکن شاہ جیؒ نے اشارہ سے روک دیا۔ صوفی محمد اکرم (برادر چوہدری محمد اقبال سابق منیجر لولاک) راوی ہیں کہ دوران تقریر جب سرکار دو عالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی حضرت شاہ جیؒ کی زبان پر آیا تو آپ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ فرمایا!...... میرے نانا کا نام میرے لبوں پر ہو اور بخاری بیٹھا رہے۔ مجھے یہ گوارہ نہیں ہے۔

مقالہ خصوصی!

صاحبزادہ طارق محمود

7 ستمبر یادگار اور تاریخ ساز دن

یہ 7 ستمبر 1974ء کی شام ہے۔ پوری قوم کی نظریں اسلام آباد کی پارلیمنٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ عشاقان ختم نبوت کی نگاہیں بار بار آسمان کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ بار الٰہ! مسلمانوں کی لاج رکھنا۔ شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کا واسطہ...... اکابرین ملت کے ایثار وقربانی اور مسلمانوں کی 90 سالہ اخلاص بھری جدوجہد کو رائیگاں نہ جانے دینا۔ مولائے کریم......! خانہ ساز نبوت کے بمقابل محبوب دو عالم ﷺ کی عظمت کا پرچم سربلند رکھنا۔ کراچی سے خیبر تک پرسوز دعاؤں کا سلسلہ جاری تھا۔ بعض بزرگ جنہوں نے تحریک ختم نبوت میں ایثار وقربانی کی تاریخ اپنی آنکھوں سے رقم ہوتے دیکھی تھی سجدہ ریز ہوکر بھیگی پلکوں سے رحمت حق کو پکار رہے تھے۔ وجدان نے دیکھا کہ ان بزرگوں کی پلکوں میں انکے آنسوؤں کو فرشتوں نے چنا......... بارگاہ ایزدی میں پیش کیا۔ پھر وہ مستجاب ہوکر مسلمانوں کی کامیابی وکامرانی کا پروانہ بن گئے۔ ریڈیو پاکستان نے تاریخی خبر سنائی کہ:

''قومی اسمبلی نے ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ پارلیمنٹ نے اس آئینی ترمیم کی توثیق کردی ہے۔'' اس اعلان کے ساتھ ہی وطن عزیز کی فضائیں نعرہ تکبیر اللہ اکبر! تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھیں.........!!!

برطانوی سامراج نے نظریہ ضرورت کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت کی بنیاد رکھی۔ برطانوی سرکار نے برصغیر پاک وہند پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ ہی قبضہ کیا۔ برطانوی حکومت کے استحکام اور دوام کے لئے بڑے سے بڑا ظلم روا رکھا جو ان کے بس میں تھا۔ ادھر علمائے حق نے مسلمانوں میں روح جہاد اور حصول آزادی کے جذبہ کے فروغ میں بے مثال قربانیاں دیں۔ برطانوی سامراج نے جلد محسوس کرلیا کہ مسلمانوں کا عقیدہ جہاد ان کے مفادات اور مقاصد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ چنانچہ تنسیخ جہاد کے لئے الہامی سند فراہم کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ''جماعت احمدیہ'' کی بنیاد رکھی۔ ان کے دعوی جات اور الہامات کا حقیقی مرکز ومحور جہاد کی منسوخی اور اطاعت برطانیہ تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے مناظر کے روپ میں منظر عام پر آئے۔ انہوں نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مجدد بنا۔ بعد ازاں مسیح موعود بن بیٹھا۔ یہاں تک کہ 1901ء میں باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کردیا۔ 1908ء میں مرزا قادیانی واصل جہنم ہوا تو حکیم نورالدین قادیانی جماعت کا سربراہ بن گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود خلیفہ ثانی بنا تو اس نے برطانوی حکومت کے مخصوص مفادات کے تحفظ اور حصول کے لئے تحریک کو آگے بڑھایا۔ علمائے لدھیانہ نے محاسبہ قادیانیت میں اولین کردار ادا کیا اور کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ بعد ازاں

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ‘ پیر مہر علی شاہؒ‘ مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ اور مولانا داؤد غزنویؒ نے اس کی توثیق کی۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی دور رس نگاہوں نے اس فتنہ کے مضمرات کو بھانپا تو انہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کو قادیانیت کے احتساب میں صرف کردیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ہی علامہ اقبال کا ذہن تیار کیا۔ چنانچہ علمائے وقت نے دینی طور پر اور علامہ اقبال نے عملی طور پر جب کہ صحافتی میدان میں مولانا ظفر علی خان نے فتنہ قادیانیت کے بخیئے ادھیڑ کے رکھ دیئے۔ مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ نے استاد ہونے کے باوجود اپنے ہونہار شاگرد سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھوں پر اسلام دشمن فتنوں اور بالخصوص قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنے کی بیعت کی۔ چنانچہ شیرانوالہ گیٹ لاہور میں پانچ سو جلیل القدر علماء اور زعماء نے سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھوں پر بیعت کی اور انہیں اس فتنہ کی سرکوبی کے حوالے سے امیر منتخب کرتے ہوئے امیر شریعت کے لقب کا اعزاز بخشا۔

امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے تاریخی عہد کے بعد بقیہ تمام زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اس طرح گزاری کہ انہیں ایک پل قرار نہ رہا۔ شاہ جیؒ اور ان کے رفقاء خاص و عام نے نہ صرف مسلمانوں کو ارتداد سے بچایا بلکہ صیہونی اور یہودی تحریک کے ایک ایک خدوخال کو بے نقاب کیا۔ صبح کہیں شام کہیں۔ قریہ قریہ‘ بستی بستی مرزائیت کا تعاقب کیا۔ تقسیم کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی مخالفت اور اکھنڈ بھارت کے نظریہ کے باوجود دریائے چناب اور اس کی ملحقہ پہاڑیوں کے دامن میں مرکز بنایا۔ 1934ء میں شاہ جیؒ نے قادیان میں کانفرنس کرکے قادیانیت کو لرزہ براندام کردیا تھا۔ اب شاہ جیؒ اسی خواب کی تعبیر چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں بھی چاہتے تھے۔ مرزا بشیرالدین محمود نے اعلان کیا کہ 1952ء جانے نہ پائے۔ قادیانی جماعت کو غیر ملکی آقاؤں کی مکمل سرپرستی حاصل تھی۔ اب تو وہ حکومت اور اقتدار دونوں پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔ شاہ جیؒ نے بیماری‘ کمزور اور غریب الدیار ہونے کے باوجود قادیانیت سے ٹکر لینے کا فیصلہ کرلیا۔ امیر شریعت سے پاک فضائیہ اور فوج کے چند افسران نے ملاقات کرکے انہیں قادیانی جماعت کے اثر ونفوذ کے حوالے سے بتایا کہ قادیانی اقتدار کی دہلیز تک پہنچ چکے ہیں اور عنقریب قبضہ کرنے والے ہیں۔ تقسیم کے بعد بھارت اور پاکستان دو علیحدہ علیحدہ ممالک کی صورت میں دنیا کے نقشہ پر ابھر آئے تھے۔ احرار کی قوت منتشر تھی۔ امیر شریعت سید عطاء شاہ بخاریؒ نے کمزور جسم لیکن مضبوط ایمان کی بدولت قادیانیوں کے خلاف تحریک اٹھانے کا عہد کرلیا۔ اگرچہ حالات سازگار نہ تھے۔ احرار کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ تاہم شاہ جیؒ نے حکمت عملی تیار کی۔ احرار کی سیاسی حیثیت کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ پرانے ذہن کو مجتمع کیا۔ تمام مکاتب فکر دیوبندی‘ بریلوی‘ اہل حدیث‘ اہل تشیع کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے اتحاد بین المسلمین کا عملی مظاہرہ کیا۔ شاہ جیؒ نے مرزا بشیرالدین کے چیلنج کو قبول کیا۔ لاہور کے جلسہ عام میں اعلان کیا کہ مرزا بشیرالدین اگر 1952ء تیرا ہے تو 1953ء میرا ہے۔ سید نے اپنے قول کا بھرم رکھا۔ ملک بھر میں تحریک چلی۔ نتائج کے لحاظ سے تحریک ناکام ہوئی۔ لیکن مقاصد کے لحاظ سے شاہ جیؒ نے بلاشبہ کامیابی حاصل کی۔

قادیانیت کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ ظفراللہ خان قادیانی کی وزارت غفرلہ ہوگئی۔ قادیانیت کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ قادیانی فتنہ کے خلاف چلنے والی تحریک نے مسلمانوں میں بیداری پیدا کردی۔ کسی نے طنزاً شاہ جیؒ سے پوچھا

کہ: ''وہ آپ کی تحریک کا کیا بنا؟'' سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے برجستہ جواب دیا کہ: ''میں نے مسلمانوں کے سینوں میں ایسا ایٹم بم فٹ کر دیا ہے جو وقت آنے پر پھٹ کر اپنا کام دکھائے گا۔''

بزرگوں کا کہنا سچ ہے کہ گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ زخم خوردہ قادیانیت نے اندر خانہ پھر سازشوں کے جال بنے۔ اپنے آقاؤں کی وساطت سے اپنے سابقہ اثر ونفوذ کو مجتمع کیا۔ ایم ایم احمد جیسے قادیانی شرد ماغوں کو ایوان میں داخل کیا۔ ملک کے سیاسی ڈھانچہ کے اہم کل پرزے اپنے ہاتھوں میں لئے۔ 1970ء میں مرزا ناصر احمد نے ذوالفقار علی بھٹو سے خفیہ ملاقات کی۔ پیپلز پارٹی اور قادیانی جماعت کے درمیان انتخابی معاہدہ ہوا۔ قادیانی جماعت نے نصرت جہاں فنڈ قائم کیا۔ پیپلز پارٹی جو اپنے آپ کو سیکولر جماعت کی حیثیت سے متعارف کرواتی تھی اسی کی کامیابی کے لئے وسائل اور جماعت کی افرادی قوت بہم پہنچائی گئی۔ خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے اور قادیانی جماعت کی مختلف تنظیموں نے پیپلز پارٹی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے وہ سب کچھ مہیا کیا جو ان کے بس میں تھا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

1974ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمودؒ نے فیصل آباد کے اسٹیشن پر طلباء کے زخموں پر مرہم رکھا اور ان کے بہتے ہوئے خون کی قسم کھا کر مرزائیت کے خلاف تحریک چلانے کا وعدہ کیا۔ مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے تحریک کی قیادت کی۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اس موقع پر بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ آخری وقت تک قادیانیوں کو زبانی کلامی طفل تسلیوں سے قائل کیا.......... اور پھر آخر میں گھائل کیا۔ قادیانی جماعت کو قومی اسمبلی میں اپنا موقف اور صفائی کا پورا پورا موقع دیا گیا۔ وقت کے ایوان نے دونوں فریقین کے دلائل' حقائق' شواہد کو سنا اور پھر متفقہ طور پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس کے بعد ربوہ یعنی موجودہ چناب نگر کھلا شہر قرار پایا۔ یہ تھا 7 ستمبر 1974ء کا یادگار اور تاریخی فیصلہ.......... جس کا مختصر پس منظر بیان کیا گیا۔

7 ستمبر ہماری تاریخ کا روشن دن ہے۔ مفکر پاکستان علامہ اقبال کے مرزائیت کے حوالے سے افکار اور نظریات پر مہر تصدیق ثبت کرنے کا دن.......... مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے خوابوں کی تعبیر کا دن.......... شہدائے ختم نبوت کے خون کا رنگ لانے کا دن.......... اکابرین امت کی قربانیوں اور ایثار کی مسلسل ایثار پیشہ جدوجہد کے انعام کا دن.......... خانہ ساز نبوت کے خرمن کو خاکستر بنانے کا دن.......... عظمت رسول ﷺ کے پرچم کو سربلند کرنے کا دن.......... ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ہر آن مر مٹنے کے عہد کا دن.......... !!!

آیئے! ہم سب عہد کریں کہ ہماری بقاء' ہماری سربلندی' ہماری سرفرازی' ہماری عظمت اور ہمارا نام آقائے نامدار ﷺ کی غلامی میں مضمر ہے۔ اسی غلامی پر ہزاروں آزادیاں قربان۔ ان کی لافانی محبت پر ہزاروں محبتیں قربان:

در دل مسلم مقام محمد است
آبروئے مازنام محمد مصطفی است

شورش کاشمیریؒ

جن لوگوں نے تحریک ختم نبوت پر ظلم کیا تھا......!

اللہ رب العزت سردار عبدالرب نشتر کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے۔ایک دن عندالملاقات راقم الحروف سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

”ختم نبوت کی تحریک کے دوران جن لوگوں نے اقتدار کے زعم میں فدایان محمدﷺ کا خون بہایا۔ان کا انجام ورق عبرت ہوگیا۔انہیں قدرت نے اتنی زبردست سزا دی کہ اس کا تصور کرتے ہوئے جی کانپتا ہے۔وہ سزا کیا تھی اور عبرت کیا؟۔سردار صاحب نے تفصیلات نہیں بتائیں۔لیکن راقم بعض واقعات سے آگاہ ہے۔مثلاً قلعہ لاہور میں علماء کو تفتیش کے لئے رکھا گیا تو پولیس کا جو آفیسر ان علماء پر مامور تھا اس نے اتنی گندی زبان استعمال کی کہ ہم ملفوف سے ملفوف الفاظ میں بھی بیان نہیں کرسکتے۔پھر اس کا جو انجام ہوا ہمارے سامنے ہے۔اگلے ہی دن اس کی جوان لڑکی تالاب میں ڈوب کر مرگئی۔قدرت یونہی عبرت سکھاتی ہے۔

ایک دوسرے سپرینٹنڈنٹ پولیس جو ان دنوں سی آئی ڈی میں اے سیکشن کے انچارج تھے۔ایک مسلح دستہ پولیس لے کر مال روڈ پر نوجوانوں کو شہید کرتے رہے۔انہوں نے مال روڈ پر چینی لنچ ہوم کے سامنے دو درجن نوجوانوں کے ایک ہجوم پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کی پاداش میں گولیوں کی بارش کروائی۔کئی ایک نوجوان شہید ہوگئے۔وہ ان لاشوں کو ٹرک میں لاد کر جانے کہاں لے گئے؟۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سپرینٹنڈنٹ پولیس کو چند دنوں ہی میں سزا دی۔اس کا بیٹا کھیلتا ہوا اس طرح گرا کہ اس کے پیٹ میں شکستہ بوتل کے ریزے چلے گئے اور آناً فاناً اس دنیا سے کوچ کرگیا۔وہ ایک ہی سپرینٹنڈنٹ پولیس تھا جو خود اپنے حلقوں میں کبھی عزت پیدا نہ کرسکا۔اس پر پولیس کے اہلکار اور آفیسر لعنت بھیجتے رہے کہ وہ نوکری کے غرور میں اندھا ہوچکا تھا۔ہر شخص کو معلوم ہے کہ ایک ڈپٹی کمشنر جس نے مسلمان عوام پر تحریک کے چار دنوں میں وحشیانہ ظلم کئے پاگل ہوگیا تھا۔پھر بہت دنوں پاگل خانے میں رہا.......... یہ تو خیر معمولی افسروں کے واقعات ہیں اور راقم کو ذاتی طور پر معلوم ہے کہ بعض پولیس آفیسر جو فدایان ختم نبوت کے معاملہ میں فرعون ہوگئے تھے۔ان کا انجام کیا ہوا اور وہ کس طرح تڑپ تڑپ کر مرتے رہے اور ان کی اولاد پر کیا بیتی؟۔

ملک غلام محمد ان دنوں گورنر جنرل تھے۔انہوں نے ہماری ثقہ معلومات کے مطابق شیخ دین محمد گورنر سندھ کی اس تجویز کو مسترد کردیا تھا کہ قادیانی فرقے کو فی الفور اقلیت قرار دیا جائے۔شیخ صاحب نے اس سلسلے میں ایک آئینی دستوری مسودہ تیار کیا۔بحمداللہ! وہ محفوظ ہے۔لیکن ملک غلام محمد بعض عادتوں میں ظفر اللہ خان قادیانی کے ساتھی تھے۔انہوں نے قادیانیت کے مضمرات پر غور نہ کیا اور قیمتی مسودہ ٹھکرا دیا۔بلکہ اس جرم میں ایک سازش کے تحت شیخ صاحب کو

گورنری سے سبکدوش کر دیا۔ ملک غلام محمد کس طرح مرے؟ سب کو معلوم ہے۔ وہ آخری ایام میں دماغ کے تعطل کا ورق عبرت تھے۔ کسی مسلمان کہلانے والے کی موت اس سے زیادہ عبرت ناک کیا ہو سکتی ہے کہ وہ مر جائے تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ ملے۔ ملک غلام محمد گوروں کے قبرستان میں دفن کئے گئے اور اب شاید وہ قبر ہی مٹ چکی ہے۔ کسی پھول یا چراغ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی مسلمان انہیں عزت سے یاد نہیں کرتا اور نہ کسی رعایت میں ان کا عزت سے تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہ خدا و عوام دونوں کے معتوب ہو کر مرے تھے۔

اسکندر مرزا اس زمانہ میں ڈیفنس سیکرٹری تھے۔ وہ ختم نبوت کی تحریک کو کچلنے کے لئے اتنے بے تاب تھے کہ لاہور گورنر ہاؤس میں افسران مجاز سے چیخ چیخ کر پوچھتے تھے کہ مجھے یہ نہ بتاؤ کہ فلاں جگہ امن قائم ہو گیا ہے۔ یہ بتاؤ کہ تم کتنی لاشوں کا مژدہ لائے ہو۔ کوئی گولی ضائع تو نہیں ہوئی۔ اس اسکندر مرزا کے انجام سے ایک دنیا واقف ہے کہ ملک سے نکالا گیا۔ لندن کے ایک ہوٹل میں منیجر ہو گیا۔ پھر وہاں فاحشہ عورتوں کی دلالی کرتا رہا۔ آخر بے بسی میں نذر اجل ہوا تو لحد کے لئے وطن کی زمین نصیب نہ ہوئی۔ دیار غیر میں مرا اور ایک دوسرے ملک میں قبر کے لئے جگہ ملی۔

یہ واقعات ہم نے اس لئے لکھے ہیں کہ آج بھی سرکاری ایوانوں میں بعض اس قسم کے وزراء و حکام موجود ہیں جنہیں مزدور کے پسینہ سے تو ہمدردی ہے لیکن ختم المرسلین ﷺ کے ناموس سے نہیں۔ ہم انہیں یہی کہیں گے کہ:

''خدا کی غصہ میں ڈوبی ہوئی نگاہ سے ڈرو'' (اداریہ ہفت روزہ چٹان لاہور یکم جولائی 1974ء)

☆.....☆.....☆

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم!

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ:

''جو مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ.........اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ شیریں ہوتا ہے..........اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں..........اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھل کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا.......!!! (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں

صاحبزادہ طارق محمود

پس پردہ قادیانی سازش بے نقاب

پاکستان کی سالمیت‘ وحدت اور دفاع کو کمزور کرنے کے ضمن میں اسرائیل کے تمام منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار قادیانی جماعت نے ادا کیا ہے۔ آج بھی اسرائیل میں حیفا کے مقام پر تبلیغ کے نام پر قادیانی مشن موجود ہے۔ اسرائیل کے قیام کے بعد تمام بیرونی مشن بند کردیئے گئے۔ صرف قادیانی مشن کو برقرار رکھا گیا۔ اسرائیل جیسے نظریاتی اور یہودی مذہب ملک میں اسلام کی تبلیغ کیونکر برداشت کی جاسکتی ہے؟۔ قادیانی جماعت اور اس کی لابی کی پوری کوشش ہے کہ پاکستان اسرائیل کو تسلیم کرے۔ اس اقدام سے جہاں اسرائیل کے عزائم کی تکمیل میں مدد ملے گی وہاں قادیانی جماعت کے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ کو پایہ تکمیل تک پہنچنے میں بھی مدد ملے گی۔ ذیل کا مضمون اسی تناظر میں پڑھا جائے۔ ادارہ

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت برائے تنسیخ جہاد کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود (میاں محمود احمد) نے اپنے آنجہانی باپ کے بعد احمدیہ تحریک کو برطانوی وفاداری بشرط استواری کے اصول کے تحت منظم و مستحکم کیا اور اسے ایک ایسی سازشی تحریک کے قالب میں ڈھالا جو خالصتاً تاج برطانیہ کی اطاعت اور خدمت گزاری پر مامور رہی۔ مرزا بشیر الدین محمود نے برطانوی امپریلزم کی خدمت شعاری میں قادیانی جماعت کو بین الاقوامی خطوط پر ہموار کیا تاکہ ہندوستان کے علاوہ عالم اسلام کے جن ممالک میں انگریزی سامراج اپنے قدم جما رہا ہے وہاں اس کے مخصوص مفادات کے تحفظ کے لئے اس کے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جاسکیں۔ عالم اسلام کو نو آبادی نظام میں جکڑنے کے لئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے لندن میں اپنی جماعت کا دفتر قائم کیا۔ تاکہ جاسوسی اداروں کو منظم کرکے صیہونی سازشوں کو پروان چڑھایا جاسکے اور عربوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر انگریزوں کے قدم اور یہودیوں کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں۔

25 نومبر 1917ء کو مرزا محمود یہودی وزیر ہند مسٹر مانٹیگو سے خصوصی ملاقات کرکے اپنا عندیہ ظاہر کرچکے تھے کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کی اجازت نہ دی جائے۔ قبل ازیں نو قادیانی ممبروں پر مشتمل ایک وفد نے 15 نومبر 1917ء کو دہلی میں وزیر ہند اور وائسرائے ہند کو ایک ایڈریس بھی پیش کیا تھا اور استدعا کی گئی کہ آزاد حکومت قلیل التعداد جماعتوں کے لئے ہلاکت خیز ہے۔ لہذا یہ پروگرام موقوف کیا جائے۔

☆......مولف تاریخ احمدیت‘ مرزا محمود احمد کے دورہ فلسطین (جولائی‘ اگست 1922ء) کے واقعات کو

قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضور فرماتے ہیں وہاں کے بڑے بڑے مسلمانوں سے ملا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ مطمئن ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہودیوں کو نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر میرے نزدیک ان کی رائے غلط ہے۔ یہودی قوم اپنے آبائی ملک پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی ہے............ قرآن شریف کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ضرور اس ملک فلسطین میں آباد ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' حاشئے میں مندرج ہے: ''بعد کے واقعات نے حضور کے الفاظ کی لفظاً لفظاً تصدیق کر دی............'' (تاریخ احمدیت ج پنجم ص 411)

یہ بیان خلاف توقع یا حیرت انگیز نہ تھا۔ قادیانی طائفہ کے یہودیوں سے ہمیشہ گہرے روابط رہے۔ قادیانی آرگن ''الفضل'' اس سے بھی تین سال پہلے لکھ چکا تھا:

''اگر یہودی اس لئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں کہ وہ جناب مسیح علیہ السلام اور حضرت نبی کریم ﷺ کی رسالت ونبوت کے منکر ہیں اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کا انکار کر دیا ہے تو یقیناً یقیناً غیر احمد (مسلمان) بھی مستحق تولیت بیت المقدس نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اس زمانے میں مبعوث ہونے والے خدا کے اولوالعزم نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر اور مخالف ہیں اور اگر کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں تو سوال ہوگا کہ کن کے نزدیک۔ اگر جواب یہ ہو کہ نہ ماننے والوں کے نزدیک تو اسی طرح یہود کے نزدیک مسیح علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ اور مسیحیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر منکرین کے فیصلہ سے ایک نبی غیر نبی ٹھہر جاتا ہے تو کروڑوں عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ نبی اور رسول نہ تھے۔ پس اگر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصول درست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے مستحق تمام نبیوں کے ماننے والے ہی ہو سکتے ہیں تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے سوا خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں۔''

(الفضل قادیان جلد نمبر 9 نمبر 36' 7 نومبر 1921ء)

فلسطین میں خفیہ بات چیت' سیاسی سازباز اور یہودی وطن کے قیام میں گہری دلچسپی کی نوعیت خود مرزا محمود احمد کے بقول:

''فلسطین کے گورنر ہائی کمشنر کہلاتے ہیں۔ اصل ہائی کمشنر آج کل ولایت گئے ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ سرگلبرٹ کلیٹن کام کر رہے ہیں۔ میں ان سے ملا تھا۔ ایک گھنٹہ تک ان سے مکمل معاملات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی............ سر کلیٹن صاحب کو پہلی ملاقات میں ہمارے سلسلے (مرزائیت) سے بہت ہی دلچسپی ہوگئی اور گو ہم نے دوسرے دن روانہ ہونا تھا مگر انہوں نے اصرار کیا کہ ڈیڑھ بجے ہم ان کے ساتھ کھانا کھائیں۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ تک دوسرے دن بھی ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی اور فلسطین کی حالت کے متعلق بہت سی معلومات مجھے ان سے حاصل ہوئی۔''

(تاریخ احمدیت ج نمبر 5 ص 411)

یاد رہے کہ یہ وہی گلبرٹ کلیٹن ہے جو مصر میں برٹش ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ تھا۔ فلسطین پر قبضہ جمانے

میں جنرل ایلن بی کا مشیر خاص اور لارنس آف عریبیا کا معتمد معاون بھی رہا............... اصل ہائی کمشنر فلسطین سر ہربرٹ سیموئیل (1870ء...... 1963ء) تھا۔ بعد میں اس کی شہرت والئی کونٹ سیموئیل کے نام سے ہوئی۔ یہ یہودی برادری کا ایک ممتاز فرد اور تحریک احیائے یہودیت کا روح رواں تھا۔

(لارنس آف عریبیا بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک از موا!نا سیع الحق ص99)

ریکارڈ گواہ ہے کہ جیوش ایجنسی کے سربراہ بن گوریان اور ایجنسی کی خارجہ سیاست کے شعبہ کے صدر وکٹر آرلوسوروف نے بھی ان کے دورہ فلسطین اور سرگرمیوں میں واضح دلچسپی کا اظہار کیا اور مراسلت ہوئی۔ مرزا محمود معہ اپنے حواریوں کے لندن یاترا کے بعد اور دمشق روانگی سے قبل یہودی اکابرین کو ان کی ریاست کے قیام کا مژدہ سنا چکے تھے۔

سر ظفر اللہ خان اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں:

''کبابیر سے ہم یروشلم گئے۔ ایڈن ہوٹل میں قیام ہوا۔ السید محی الدین الخطی دو تین عرب زعماء مجھ سے ملنے کے لئے ایڈن ہوٹل آئے۔ ان حضرات نے مشورہ دیا کہ میں اپنا قیام دلا روز میری میں جو ایک عرب ہوٹل ہے منتقل کرلوں۔ کہا ایڈن ہوٹل میں آزادی سے بات چیت نہ ہوسکے گی اور دلا روز میری میں ہمارے لوگ بلاتکلف تمہیں مل سکیں گے اور آزادی سے بات چیت کرسکیں گے۔ چنانچہ میں دلا روز میری میں منتقل ہوگیا۔ تین دن وہاں ٹھہرا۔ اس طرح زعماء سے ملاقاتیں ہوئیں اور مسئلہ فلسطین کے مختلف پہلوؤں کے متعلق عرب نقطہ نگاہ سے واقفیت ہوئی۔ عرب اداروں کے دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ عرب نقطہ نگاہ کو تفصیلی اور واضح طور پر مسٹر ہنری کیتان نے بیان کیا جو فلسطین کے وکلاء میں بہت ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ بعد میں بیروت اور دمشق میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ کبابیر سے یروشلم آتے ہوئے راستے میں کچھ یہودی بستیاں پڑتی تھیں۔ ان کو بھی دیکھا۔ یروشلم میں یہودی ادارے بھی دیکھے............ یہودی ایجنسی کے ڈاکٹر کوہن سے بھی ملاقات اور تبادلہ خیالات ہوا۔ اسرائیلی سرگرمیوں کو دیکھ کر میرا تاثر یہ تھا کہ جس سرعت سے یہ لوگ اپنے پاؤں جمارہے ہیں اس کا نتیجہ عربوں کی پسپائی ہوگا۔'' (تحدیث نعمت از سر ظفر اللہ خان' مطبوعہ لاہور ص488)

''مارچ 1928ء میں جب فلسطین برطانوی انقلاب میں تھا ایک قادیانی مبلغ جلال الدین شمس وہاں پہنچے......... 1930ء میں فلسطین کے علاقہ بیر کے صالح عبدالقادر عودہ اور ان کا خاندان قادیانیت کی آغوش میں چلا گیا۔ شام کے بعض سرکردہ قادیانی بھی فلسطین آ گئے۔ اس طرح شمس کو پہلے سے بنی بنائی ایک جماعت مل گئی۔ شمس نے فلسطین پہنچ کر یہودی ہائی کمشنر فیلڈ مارشل ہربرٹ پلومر سے ملاقات کر کے ہدایات لیں۔ مرزا محمود اس اہم مشن کے قیام کے متعلق انڈیا آفس' وائسرائے ہند لارڈ ارون' دفتر نوآبادیات لندن وغیرہ میں اطلاعات روانہ کرچکے تھے............ صیہونی یہود کے مفادات کی نگران جیوش ایجنسی نے قادیانی مشن کے قیام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ مرزا محمود نے جلد ہی فلسطین مشن کو مشرق وسطی کے ہیڈ کوارٹر کا درجہ دے دیا............ فلسطین میں جلال الدین شمس نے گوناگوں سازشیں کیں۔ نئے یہودی ہائی کمشنر سر جان چانسلر کے مظالم کے خلاف فلسطین کے مسلمانوں نے مفتی اعظم فلسطین کی قیادت میں اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے زبردست تحریک کا آغاز کرچکے تھے۔ اس تحریک کو جہاد قرار دیا جاتا تھا۔ شمس نے شرمناک قادیانی عقائد کے

پرچار کے علاوہ ایک رسالہ ''الجہاد الاسلامی'' تالیف کیا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے رسالے ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کا چربہ تھا۔ اس میں انہوں نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اس تباہ کن پروپیگنڈے سے عیاں ہوتا ہے کہ فلسطین کے مظلوم مسلمان مذہبی اور سیاسی دونوں لحاظ سے قادیانی مشن کی استحصالی زد میں تھے۔''

(قادیان سے اسرائیل تک ص 115 'از مولانا سمیع الحق صاحب)

جب غیور فلسطینی مسلمان برطانوی سامراج سے برسرپیکار اور یہودی ریاست کے قیام میں مزاحم ہوئے تو قادیانی شرپسند اس سعی مزعومہ میں سرگرم عمل تھے کہ یہاں مذہبی مناظرہ بازی کو ہوا دے کر تحریک جہاد کا رخ مرزائی فتنہ کی سرکوبی کی طرف موڑ دیں۔ بقول مولف تاریخ احمدیت:

''ان دنوں (1934ء) اس مشن کے انچارج ابوالعطاء قادیانی تھے۔ جنہوں نے عرب ممالک میں تبلیغ اسلام واحمدیت کی کوششیں اس سال پہلے سے زیادہ تیز کردیں اور مناظروں اور مباحثوں کے ذریعے خاص طور پر احمدیت کا سکہ بٹھادیا۔''

(تاریخ احمدیت ج 7 ص 144)

فلسطینی مسلمانوں کے جائز مطالبات کی حمایت میں 3 ستمبر 1937ء کو مجلس عمل آف انڈیا فلسطین کانفرنس نے بڑے زور وشور اور جرات ایمانی کے ساتھ یوم فلسطین منایا۔ جلوس نکالنے اور کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ برطانوی گورنمنٹ کو اس مسئلے کی اہمیت ونزاکت کا احساس دلایا جائے اور مسلمانان ہند کے اس بارے میں جذبات واحساسات سامراجی قوتوں تک پہنچیں اور یہ کہ ہمارے فلسطینی بھائی ہمیں اپنے دکھ درد میں برابر کا شریک سمجھیں۔ مگر قادیانی پرچے نے اسے بھی نشانہ تنقید واستہزا بنایا اور کلکتہ میں منعقد ہونے والی فلسطینی کانفرنس اور اس کی قراردادوں پر خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

''اب ان قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے نام پر چندہ طلب کیا جائے گا اور پھر اگر وہ اسی مقصد کے لئے صرف کیا جائے تو بھی یہ بے نتیجہ کام ہوگا۔ نہ لیگ آف نیشن میں شنوائی ہوگی نہ یورپین ممالک ہندوستانی مسلمانوں کے وفد کے پہنچنے پر فلسطین کو برطانیہ کے انقلاب سے آزاد کرانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے' نہ برطانیہ اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار ہوگا' پھر اس ضیاع حال واوقات سے کیا فائدہ؟ اور اس طرح اپنی بے وقری کرانے کی کیا ضرورت؟ مگر کوئی نہ کوئی شاخسانہ اس قسم کا کھڑا ہی رہتا ہے اور مسلمانان ہند ناکامیوں اور نامرادیوں کے کچھ ایسے عادی ہوچکے ہیں کہ انہیں ناکامی کا کچھ احساس نہیں ہوتا اور اس طرح روز بروز ان کی قوت عمل سلب ہوتی جارہی ہے۔ کاش وہ لوگ جو مسلمانوں کے لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ اس طرف توجہ کریں اور بے نتیجہ باتوں میں مسلمانوں کو الجھانے اور ان کا مالی اور جانی نقصان کرانے کی بجائے ان کی اندرونی اصلاح وترقی کے لئے کوشش کریں۔ ان کی تعلیم اور اتحاد کو مضبوط بنائیں تاکہ مسلمان زندہ قوم کہلائیں اور ان کی کسی بات کا کسی پر اثر بھی ہو۔''

(الفضل قادیان 30 ستمبر 1937ء)

آزادی فلسطین کے لئے مجاہدین کی تحریک جہاد قادیانی اکابرین کے نزدیک غنڈہ گردی کا درجہ رکھتی ہے۔ بالفاظ دیگر پیروکاران مرزائیت قیام اسرائیل کے خواہش مند تھے اور حتی المقدور کوشش بھی کی۔ مندرجہ ذیل

اقتباس پر توجہ مبذول کریں:

’’فلسطین میں قتل وغارت اور دہشت انگیزی پھیلانے والے لوگوں کی جماعت اکثر شام کی سرحد کو عبور کر کے فلسطین میں داخل ہوتی تھی اور مقامی دہشت پسندوں سے اتحاد و تعاون کر کے امن کو تباہ کرتی تھی۔ لیکن حکومت نے سرحد پر کڑی نگرانی بٹھادی ہے اور فرانسیسی حکومت کا تعاون حاصل کیا جارہا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سرحد فلسطین میں آنے سے روکے۔‘‘ (الفضل قادیان 6 اکتوبر 1937ء)

’’31 جنوری 1939ء کو عید قربان تھی۔ شمس قادیانی مبلغ نے لندن مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس کی صدارت کے فرائض کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے انجام دیئے۔ شمس نے اپنی تقریر کے دوران قیام امن کی کوششوں کے لئے برطانوی وزیر اعظم کو خراج تحسین ادا کیا اور اجلاس کے نمائندگان اور حکومت کو اخلاص اور غیر جانبدارانہ رنگ میں مسئلہ فلسطین کا حل تلاش کرنے کا مشورہ دیا۔ خاص بات یہ ہے کہ اس جلسہ میں صیہونی نمائندے کے طور پر سابق یہودی کمشنر فلسطین آرتھر واوکوپ نے بھی شرکت کی۔‘‘ (تاریخ احمدیت ج 8 ص 556)

اقرار جرم کی ایک اور بازگشت خود مجرم کے قلم سے

’’15 جولائی 1946ء کو رائٹر کی اطلاع کے مطابق شمس کی جگہ لندن میں چوہدری مشتاق احمد باجوہ کو قادیانی مبلغ مقرر کیا گیا۔ 20 جولائی کو شمس قادیانی کو الوداعی پارٹی دی گئی جس کی صدارت کے فرائض سر ظفر اللہ خان قادیانی نے ادا کئے۔ پارٹی میں برطانوی سول سروس کے سابق افسر اور بعض صیہونیت نواز مدبروں نے شرکت کی۔ جن میں سر ایڈورڈ میکلگین (سابق لیفٹیننٹ گورنر پنجاب) سر فرینگ بیون‘ آنریبل ہف لائینز‘ ڈیڈ ممبر پارلیمنٹ‘ لارڈ زٹیلینڈ‘ لیڈی وائسن‘ مسٹر قلبی اور روٹری کلب کے چار یہودی ممبر شامل تھے۔‘‘ (الفرقان ربوہ‘ شمس نمبر 1968ء)

ایک دفعہ لاہور میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار نے شمس قادیانی سے انٹرویو کیا۔ ان سے فلسطین کے مسئلہ پر تاثرات معلوم کئے تو قادیانی مبلغ مزکور نے بتایا کہ میرے نزدیک اس کا موزوں حل کنفیڈریشن کے قیام میں مضمر ہے۔ یاد رہے‘ تباہ کن منصوبے پرمبنی یہ تجویز قبل ازیں یہودی لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل مسٹر مارلیسن پیش کر چکا تھا۔

(جارج لیسی روداسکی‘ دی مڈل ایسٹ ان ورلڈ آفیسرز نیویارک ص 385 بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک)

شمس قادیانی نے انگریز نوازی کے جذبہ میں سرشار حقائق کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ رسید کرتے ہوئے یہ تاثر بھی دیا کہ:

’’انگریز مسئلہ فلسطین کے بارے میں مسلمانوں کے حق میں نظر آتے ہیں۔‘‘ (الفضل قادیان 10 اکتوبر 1946ء)

مئی 1947ء میں امت مرزائیہ کے خلیفہ ثانی مرزا محمود کا ایک دلچسپ رویاء شائع ہوا۔ عالمی سامراج کے سیاسی کاہن کا زاویہ نگاہ شریک جرم ہونے کی غمازی کھاتا ہے۔ مندرج ہوا:

’’پرسوں یا ترسوں رات کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو بڑے زور کے ساتھ میرے قلب پر یہ مضمون نازل

ہو رہا تھا کہ برطانیہ اور روس کے درمیان ایک ماڈی فائیڈ ٹریٹی ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں بڑی بے چینی اور تشویش پھیل گئی۔ فرمایا! ماڈی فائیڈ کے معنی ہوتے ہیں سمویا ہوا وسطی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ غالباً بیرونی دباؤ اور بعض خطرات کی وجہ سے برطانیہ مخفی طور پر روس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کرے گا جس کی وجہ سے روسی دباؤ مشرق وسطیٰ پر بڑھ جائے گا۔ اس وقت میرے ذہن میں عراق، فلسطین اور شام کے ممالک آتے ہیں۔ یعنی ان ممالک کے اندر روس اور انگریزوں کے سمجھوتہ کر لینے کی وجہ سے گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہوگئی کہ انگریز جو سختی کے ساتھ روس کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے یہ سمجھوتہ اس سے کس بنا پر کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ جو ہمیشہ روس کے مفاد کے رستے میں حائل رہتے تھے اب بعض سیاسی حالات یا اغراض کے ماتحت اس کی مخالفت کو چھوڑ دیں گے اور ادھر روس بھی جو بعض باتوں میں برطانیہ اور امریکہ سے چپقلش رکھتا تھا اب ان کی مخالفت کو ترک کر دے گا۔"

یاد رہے کہ 1948ء میں اسرائیل کے غاصبانہ قیام کے موقع پر الفضل نے اس رویاء کو مرزا محمود کے خدائی مامور اور سچے ملہم ہونے کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔

فلسطین کو قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود 1922ء میں بہ نفس نفیس فلسطین گئے۔ وہاں برطانیہ کی جاسوسی کے محکمہ کا افسر اعلیٰ ایک یہودی کو بنایا گیا۔ اس موقع پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے اعلان کیا کہ یہودی اس خطے کے مالک ہو جائیں گے۔ مرزا بشیر الدین محمود کے دور میں قادیانی جماعت کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیریؒ رقم طراز ہیں:

مرزا محمود نے برطانوی مقاصد برآری کے لئے جنگ عظیم اول سے پہلے افریقہ میں مشن قائم کئے اور عرب ملکوں میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے ماتحت اپنے معتمدین بھجوائے۔ جو اس کے حسب ہدایت کام کرتے۔ چنانچہ اسلامی ملکوں میں کام کرنے کے لئے برطانیہ کے محکمہ جاسوسی کی تجویز پر مرزائی امت کا دفتر لندن میں قائم کیا گیا۔ تاکہ براہ راست کنٹرول ہو سکے۔ اس غرض سے خواجہ کمال الدین قادیانی دسمبر 1912ء کو انگلستان روانہ ہوگئے۔ انہوں نے وہاں بات چیت کے بعد خلیفہ اول حکیم نور الدین قادیانی کو لکھا تو حکیم نور الدین قادیانی نے چوہدری فتح محمد ایم اے کو پہلا قادیانی مبلغ مقرر کیا اور وہ 28 جون 1913ء کو لندن روانہ ہوگیا۔ دوسرا مشن سکاٹ لینڈ کے حسب ہدایت افریقہ کے جزیرہ یار شیش میں قائم کیا گیا۔ اس کا انچارج صوفی غلام محمد قادیانی بی اے کو بنایا گیا جو فروری 1915ء میں روانہ ہوگیا اور پہلی جنگ عظیم کے دوران سکاٹ لینڈ یارڈ کے حسب ہدایت خدمات انجام دیتا رہا۔

پہلی جنگ عظیم 18-1914ء میں عرب ریاستوں کے احوال و آثار اور اسرار و وقائع چوری کرنے کے لئے مرزا محمود نے اپنے پیرووں کی ایک کھیپ مہیا کی۔ ہندوستانی فوج کی ہر کمپنی کے ساتھ جاسوسی کے فرائض انجام دینے کے لئے ایک یا دو قادیانی منسلک کئے گئے۔ کئی ایک معتمد ترکی بھیجے گئے۔ جنہوں نے مقامی ملازمت کے بردے میں سکاٹ لینڈ یارڈ کی حسب ہدایت کام کیا۔" (تحریک ختم نبوت ص 27 از شورش کاشمیریؒ)

الحمدللہ!......ٹھیک ہو گیا

مولانا اللہ وسایا

اس سال صفر ۱۴۲۴ھ میں صدر دفتر ملتان مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ اس میں برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے فقیر کے جانے کا بھی فیصلہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم امور خارجہ مخدوم ومحترم مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب نے فرمایا کہ ویزا سیٹ بکنگ وغیرہ میں کرالوں گا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے تعزیتی جلسہ کی صدارت کے لئے مخدوم زادہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب تشریف لائے۔ ان سے بر سبیل تذکرہ معلوم کیا کہ کب سفر کرنا ہے۔ انہوں نے فرمایا دس پندرہ روز بعد سفر کر لینا چاہئے۔ دریافت کیا کہ میرے ویزا ٹکٹ کا کیا ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ افریقہ کے ویزا کے لئے میرا پاسپورٹ سفارتخانے گیا ہوا ہے۔ معلوم کیا کہ فقیر کا پاسپورٹ؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو آپ بتائیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ نظم تو مخدوم ومحترم حضرت مفتی صاحب نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ واپسی پر مفتی صاحب سے معلوم کیا کہ حضرت کیا ہوا۔ فرمایا کہ دیکھتے ہیں۔ میرا معمول ہے کہ بیرونی سفر سے واپسی پر پاسپورٹ کراچی دفتر رکھوا دیتا ہوں۔ محترم مکرم رانا محمد انور صاحب سے معلوم کیا تو انہوں نے دوسرے دن بتایا کہ آپ کے ویزا کی مدت ختم ہے۔ نیا ویزا لینا ہوگا۔ فوٹو بھجوائیں۔ اسی وقت فوٹو بنوا کر دفتر جمع کرا دیئے۔ دفتر کراچی کے واجبات کا ڈرافٹ اور فقیر کے فوٹو ڈاک سے رفقاء نے بھجوائے تو خیر سے ارجنٹ میل ڈاک کے ڈاکیہ نے ڈاک لے کر دراز میں رکھ دی خود ڈاک تقسیم کا فارم پر کر کے فارغ ہو گیا۔ تین چار دن بعد ملتان کراچی سے انکوائری ہوئی۔ تو بھاگم بھاگ اس ڈاکیہ نے اپنی ''کارکردگی'' چھپانے کے لئے ڈاک دفتر کراچی پہنچا دی۔ یوں ہفتہ لیٹ ہو گئے۔ کوئٹہ سے واپسی پر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کراچی تشریف لے گئے تو فارم وغیرہ پر کرا کر ویزا لگوانے کے لئے ویزا ایجنسی ہولڈر کے پاس جمع کرائے۔ معلوم ہوا کہ کراچی برطانیہ کا قونصلیٹ آفس اب ویزے نہیں لگاتا۔ اسلام آباد سے ویزا لگتا ہے اور کم از کم آٹھ ہفتے اس پر لگ جاتے ہیں۔ پاسپورٹ جمع کرا دیا۔ لیکن ہاں یا نہ ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ یوں برطانیہ نہ جاسکا۔ جولائی کے آخری دس دن اور اگست باہر کے مجوزہ سفر کے باعث اندرون ملک کوئی پروگرام نہ رکھا تھا۔ اب فکر ہوئی کہ اس وقت کا مصرف کیا ہو۔ چنانچہ سیالکوٹ' لاہور' بہاولپور وغیرہ کے کچھ سفر ہوئے۔ باقی وقت دفتر مرکزیہ گزارا۔ حضرت المکرم مخدوم محترم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کرم فرمایا۔ مولانا عبدالستار حیدری مبلغ لیہ' مولانا قاضی احسان احمد مبلغ اسلام آباد کو معاونت کے لئے دفتر بلوالیا۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کراچویؒ محترم بابو پیر بخش لاہوریؒ' محترم جناب مولانا ابوعبیدہ نظام الدین بی اے' حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کے رد قادیانیت پر مجموعہ رسائل پر تحقیق وتخریج کا کام مکمل ہو گیا۔ یوں احتساب قادیانیت کی مزید پانچ چھ جلدیں تیار ہو گئیں۔ کمپوزنگ کا کام شروع کرا دیا ہے۔ احتساب قادیانیت کی پہلے نو جلدیں چھپ گئی ہیں۔ مزید چھ تیار ہیں تو پندرہ جلدیں احتساب قادیانیت کی مکمل ہو گئیں۔ کمپوزنگ جوں جوں ہوتی جائے گی یہ چھپتی جائیں گی۔ الحمدللہ!......ٹھیک ہو گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری

اس وقت تک بحمدہ تعالیٰ مجلس کی لائبریری میں ۱۷۶۲۸ کتابیں ہیں۔ اس فہرست میں ہر کتاب کی تمام مجلدات کے علیحدہ نمبر شمار کئے گئے ہیں۔ مثلاً تاج العروس کی بیس جلدیں ہیں تو اس فہرست میں اس کو بیس کتابیں شمار کیا گیا ہے۔ اگر کسی کتاب کے کئی نسخے ہیں تو ان کے ہر نسخہ کی جلد کو مستقل کتاب شمار کر کے اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے مجلس کے کتب خانہ میں موجود کتابوں کی تعداد سترہ ہزار چھ سو اٹھائیس ہے۔ لیکن فن کے اعتبار سے تاج العروس کی بیس جلدوں کو ایک کتاب شمار کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے فن وار کتب کی تعداد یہ ہے:

۱...... تفسیری کتب...................................(تعداد/ ۲۰۷)
۲...... حدیث...................................(تعداد/ ۲۳۳)
۳...... سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم..(تعداد/ ۲۴۹)
۴...... سیرت صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ...................(تعداد/ ۱۸۲)
۵...... تاریخ، سیر، سوانح...................................(تعداد/ ۹۶۸)
۶...... تصوف...................................(تعداد/ ۲۱۱)
۷...... لغت...................................(تعداد/ ۱۶)
۸...... فقہ وفتاویٰ...................................(تعداد/ ۲۳۸)
۹...... اسلامیات متفرق...................................(تعداد/ ۱۰۶۱)
۱۰...... شعروشاعری...................................(تعداد/ ۷۷)
۱۱...... بریلوی مکتب فکر کی کتب...................................(تعداد/ ۹۰)
۱۲...... اس کے تقابل پر مشتمل...................................(تعداد/ ۱۵۱)
۱۳...... حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم...................(تعداد/ ۶۶)
۱۴...... منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم......(تعداد/ ۱۹)
۱۵...... مودودی صاحب اوران کے رفقاء..(تعداد/ ۹۵)
۱۶...... اوران کے تقابل...................................(تعداد/ ۱۲۷)
۱۷...... بہائیت کی کتب...................................(تعداد/ ۱۰۲)
۱۸...... رد بہائیت...................................(تعداد/ ۴)
۱۹...... شیعہ مکتب فکر...................................(تعداد/ ۱۶۸)
۲۰...... اوران کے تقابل...................................(تعداد/ ۲۸۱)
۲۱...... اہل حدیث مکتب فکر...................................(تعداد/ ۲۸)
۲۲...... اوران کے تقابل پر مشتمل...................................(تعداد/ ۱۴۲)
۲۳...... پرویزیت (فتنہ انکار حدیث)...(تعداد/ ۴۴)
۲۴...... رد پرویزیت...................................(تعداد/ ۴۴)
۲۵...... آریہ دھرم...................................(تعداد/ ۹)
۲۶...... رد آریہ دھرم...................................(تعداد/ ۵۷)
۲۷...... آغاخانیت، خاکساریت، ذکری، دیندار انجمن.(تعداد/ ۴۱)
۲۸...... ان کے تقابل پر مشتمل کتب...................(تعداد/ ۳۵)
۲۹...... مسیحیت کی کتب...................................(تعداد/ ۱۴۹)
۳۰...... رد مسیحیت...................................(تعداد/ ۱۸۹)
۳۱...... دورحاضر کے جدید فتنے...................(تعداد/ ۲۵)
۳۲...... اوران کے رد میں لکھی جانے والی......(تعداد/ ۱۳)
۳۳...... فتنہ قادیانیت کی کتب......(تعداد/ ۱۲۲۶)
۳۴...... رد قادیانیت پر مشتمل کتب......(تعداد/ ۱۲۸۸)

اس فہرست میں رسائل، اخبارات کا ریکارڈ شامل نہیں۔ مثلاً الفضل قادیان وچناب نگر سوسال کا پرانا ریکارڈ جمع

ہے۔اسی طرح دیگر قادیانی رسائل ریویو آف ریلیجنز‘ تشحیذ الاذہان‘ الحکم قادیان‘ اسلامی رسائل وجرائد مثلاً بینات‘ البلاغ‘ الحق‘ خدام الدین‘ ترجمان اسلام‘ لولاک‘ ختم نبوت‘ اخبار اہل حدیث امرتسر‘ چٹان وغیرہ۔ان رسائل کی جلدیں اس فہرست میں شامل کریں تو مجلس کے کتب خانہ میں موجود کتب کی تعداد پچیس ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔

الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری کی چند خصوصیات یہ ہیں مثلاً:

۱............ردقادیانیت پر ۱۶۸۸ کتب وپمفلٹ موجود ہیں۔اتنی بڑی تعداد اس عنوان پر پوری دنیا میں یکجا کہیں نہیں ہے۔

۲............قادیانی کتب ورسائل‘ پمفلٹ اخبارات کی اتنی بڑی تعداد دنیا کی کسی مسلم لائبریری میں موجود نہیں جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کتب خانہ میں موجود ہے۔مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ حال کرانے کے بعد ملتان کی ایک استقبالیہ تقریب میں خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر اس وقت تک مجلس تحفظ ختم نبوت کی گرانقدر سنہری تاریخ ہے۔مگر میں کہتا ہوں کہ قادیانیت اور ردقادیانیت پر اتنا گرانقدر سرمایہ کتب کا محفوظ رکھنا اکیلا یہ کام اتنا بڑا مجلس کا کارنامہ ہے کہ اس پر جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

۳............بائبل کے نسخے‘ عربی‘ اردو‘ انگلش‘ فارسی‘ ہندی کے موجود ہیں۔بعض ان میں بہت قدیم ہیں۔یاد رہے کہ لندن‘ امریکہ‘ یروشلم‘ بیروت‘ ناروے‘ سویڈن کے مطبوعہ نسخے بائبل کے موجود ہیں۔

۴............اس لحاظ سے یہ ایک گرانقدر اثاثہ ہے۔ادیان اور فرق پر موجود اثاثہ سے تقابل ادیان پر کام کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

۵............مجلس کے کتب خانہ میں احادیث کی امہات الکتب قدیم وجدید تقریباً ۹۰ فیصد موجود ہیں۔فالحمدللہ!

۶............مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تمام پرانے رسائل وکتب کو نئے سرے سے نئی تحقیق وتخریج کے ساتھ جدید حوالجات سے مزین کر کے شائع کرنے کے لئے گویا مستقل شعبہ قائم کیا گیا ہے۔سو سال کی پرانی کتب ورسائل کو دوبارہ خوبصورت انداز میں ہر طرح سے جامع ومانع طور پر شائع کیا جارہا ہے۔اس وقت تک مولانا لال حسین اخترؒ‘ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ‘ مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ‘ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ‘ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ‘ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ‘ مولانا بدر عالم میرٹھیؒ‘ خانقاہ مونگیر (صحائف رحمانیہ ۱تا۲۴)‘ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ‘ پروفیسر محمد یوسف سلیم چشتیؒ‘ مولانا سید محمد علی مونگیریؒ‘ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے ردقادیانیت پر جملہ رسائل کو احتساب قادیانیت کے نام سے نوجلدوں میں شائع کردیا گیا ہے۔حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ‘ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ‘ بابو پیر بخش لاہوریؒ‘ ابوعبیدہ نظام الدینؒ بی اے کے ردقادیانیت پر مجموعہ رسائل پر کام مکمل ہوگیا ہے۔صرف ان کی اشاعت کے مراحل طے کرنے باقی ہیں۔ ختم نبوت کی لائبریری سے کتب کا اجراء نہیں ہوتا۔کیونکہ یہ سب حوالہ جاتی (ریفرنس بکس) کتب ہیں۔جن کا اجراء کسی لائبریری سے نہیں ہوتا۔البتہ استفادہ کی اجازت ہے۔بہت سے دوستوں نے تحقیقی کام اور اپنے مقالہ جات کی تکمیل کے لئے اس لائبریری سے استفادہ کیا۔لیکن فون کے ذریعہ قبل از وقت حضرت ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ سے پیشگی وقت کا تعین کرانا ضروری ہے۔ ۳۷۵

صاحبزادہ طارق محمود

ناقابل فراموش... انمول یادیں...!

بچپن کی یادیں!

راقم الحروف نے جس گھر کے آنگن میں شعور کی آنکھیں کھولیں برصغیر پاک و ہند کے جلیل القدر زعماء، قابل قدر علماء اور پرتاثیر خطباء کو قریب سے دیکھنے اور سننے کے مواقع میسر آئے۔ میرے والد گرامی مولانا تاج محمودؒ جب بھی اکابرین میں سے کسی بزرگ کو ملنے جاتے مجھے ساتھ لے جاتے۔ اس طرح ان عظیم ہستیوں کو قریب سے دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان بزرگوں میں سے کوئی شخصیت بطور مہمان ہمیں شرف بخشتی تو ان کی معطر، معنبر باتیں سننے کا موقع میسر آتا۔ بچپن کی لوح پر وہ دلکش اور دلاویز باتیں اور خوشگوار یادیں ابھی تک نقش ہیں۔

پاکباز ہستیاں!

میں نے جن اکابرین کی زیارت کی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مظہر علی شمسی، مولانا غلام اللہ خانؒ، حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مرزا غلام نبی جانبازؒ، سائیں محمد حیاتؒ (پنجابی شاعر) مولانا دوست محمد قریشیؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حافظ لدھیانویؒ، مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ:

یارب وہ ہستیاں کس دیس بستی ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

سن شعور کے باوجود جن پاک طینت ہستیوں کی زیارت نہ کر سکا وہ حضرت مولانا عزیر گلؒ (اسیر مالٹا)، حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ.................. ہیں۔

حضرت مولانا عزیر گلؒ ماضی کے قافلہ حریت کا آخری نشان تھے۔ کئی دفعہ ان کی زیارت کے لئے پروگرام بنا۔ لیکن شرف زیارت نہ ہو سکا۔ ساری زندگی ان بزرگوں سے عدم ملاقات اور شوق زیارت کا قلق رہے گا۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ چند برس پہلے لاہور تشریف لائے۔ جامعہ اشرفیہ کے جلسہ میں بے ہنگم ہجوم تھا۔ ان کے میزبان خواجہ ریاض احمد نے دعوت دی تو رات ان کے ہاں چلا گیا کہ بہتر ملاقات کا موقع میسر آئے گا۔ بدنصیبی کہ اچانک طبیعت خراب ہونے کی

بنا پر مولانا مرحوم تشریف نہ لائے اور یوں ان کی زیارت سے محروم رہ گیا۔

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کی زیارت

یہ غالباً 1960ء کی بات ہے کہ شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ علالت کے باوجود فیصل آباد (تب لائل پور) میں مولانا انیس الرحمٰن لدھیانویؒ کے ہاں خالصہ کالج میں تشریف لائے تھے۔ والد گرامی مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ راقم کو اچھی طرح سے یاد ہے کہ والد صاحب نے مجھے رومال باندھنے کا حکم دیا۔ کوشش کے باوجود میں رومال نہ باندھ سکا۔ پھر والد صاحب نے خود اپنے ہاتھوں سے رومال باندھا اور فرمایا بزرگوں کے سامنے ننگے سر جانا خلاف ادب ہے۔ ہم خالصہ کالج پہنچے تو مولانا انیس الرحمٰن کے ہاں عقیدت مندوں کا ہجوم تھا۔ لیکن مولانا ہمیں جلد ہی حضرت رائے پوریؒ سے ملوانے کے لئے اندر لے گئے۔ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ ایک چھوٹے سے کمرے میں بستر پر دراز تھے۔ سانولا رنگ' وجیہ شکل وصورت' بیماری اور نقاہت کے باوجود حضرت رائے پوریؒ ہر آنے والے کی طرف ہاتھ بڑھاتے۔ گویا ہاتھوں کی جنبش ان کی اندرونی حالت کی چغلی کھا رہی تھی۔ اس کے باوجود خندہ پیشانی اور مشفقانہ انداز حضرت رائے پوریؒ کی شخصی عظمت کی غمازی کر رہا تھا۔ میں نے سلام کے لئے ہاتھ بڑھائے تو حضرت رائے پوریؒ نے محبت بھرے انداز میں میرے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھا۔ پھر والد صاحب کی طرف دیکھا۔ جیسے وہ پوچھ رہے ہوں کہ یہ بچہ کون ہے؟ والد صاحب نے کہا حضرت یہ میرا اکلوتا بیٹا طارق ہے۔ اس کے لئے دعا فرمادیں۔ ایک ہلکی سی دلآویز مسکراہٹ حضرت رائے پوریؒ کے چہرے پر پھیلی۔ پھر حضرت رائے پوریؒ کچھ دیر کے لئے خاموش رہے۔ جیسے میرے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا مانگ رہے ہوں۔ حضرت رائے پوریؒ کے اشارہ پر ان کے خادم نے تکیے کے نیچے سے ایک نوٹ نکالا اور میری جیب میں ڈالتے ہوئے کہا یہ حضرت کا حکم ہے۔ ہم کچھ دیر حضرت رائے پوریؒ کے قریب بیٹھے رہے۔ پھر والد صاحب یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ حضرت اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ مصافحے کے بعد ہم باہر آ گئے۔ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کی سادگی' تواضع اور شفقت کا نقش ایک معصوم بچے کے ذہن پر ایسا نقش ہوا کہ وہ منظر آج بھی نگاہوں کے سامنے آتا ہے تو روح تازہ ہو جاتی ہے۔

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا پہلا دیدار

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بلاشبہ سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے بارہا ہمارے غریب خانہ کو رونق بخشی۔ پہلی بار شاہ جیؒ کو دیکھا جب وہ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں گھر کے چھوٹے سے صحن میں کھیل رہا تھا۔ سہ پہر کا وقت تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک مسحور کن آواز سنائی دی ''تاج محمود'' اپنائیت اور خلوص کے دو بول اس قدر مٹھاس سے لبریز تھے کہ یہ رس گھولتی آواز روح میں اتر گئی۔ میں نے لپک کر دروازہ کھولا۔ پردہ ہٹایا تو سامنے بڑھاپے کے باوجود وجاہت اور حسن و جمال کے پیکر میں ڈھلے بزرگ دکھائی دیئے۔ کھدر کا کرتا' سادہ تہبند' سفید گھنگھریالے بال' رنگین شیشوں کی عینک پہنے دائیں ہاتھ میں عصاء تھامے بزرگ نے بلند آواز سے کہا السلام علیکم! بابو تم

طارق ہی ہو۔ جی بابا جی! میں نے عرض کیا۔ پھر انہوں نے ترنم میں یہ شعر پڑھا:

طارق درکنارہ اندلس سفینہ سوخت

میں شعر کا مطلب تو نہ سمجھ سکا البتہ اپنا نام سن کر خوش ضرور ہوا۔ پھر پوچھا کیا تمہارے ابو جان گھر ہیں۔ میں نے بتایا کہ والد صاحب تو گھر پر موجود نہیں۔ فرمایا! بیٹا میرا سامان گھر رکھ دو۔ میں مسجد کے کمرہ میں آرام کرتا ہوں۔ ابو آئیں تو انہیں بتا دینا کہ ایک ملنے والے مسجد کے کمرہ میں آرام کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد والد صاحب گھر تشریف لے آئے۔ میں نے بتایا۔ ایک نظر سامان پر ڈالی۔ پھر والد صاحب نے والدہ کو مخاطب کر کے کہا تمہیں معلوم نہیں باہر کون آیا ہے؟۔ والدہ صاحبہ نے کہا میں تو اندر کام میں مشغول تھی۔ فرمایا! خوش بختو! وہ تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہیں۔ یہ کہتے ہوئے والد صاحب گھر سے ملحقہ مسجد کے کمرہ کی طرف چل دیئے۔ شاہ جیؒ سے معانقہ ہوا۔ اس سے قبل کہ والد صاحب کچھ کہتے۔ شاہ جیؒ بولے۔ بیٹی کا گھر سمجھ کے آیا ہوں۔ مسجد کے حجرہ میں اس لئے آ گیا کہ نماز عصر کا وقت جا رہا تھا۔ پھر کیا تھا۔ چار پائیاں بچھ گئیں۔ دریاں آ گئیں۔ مغرب کے وقت یہ عالم تھا کہ بخاری صاحبؒ کے عشاق اس طرح جمع ہونا شروع ہو گئے جیسے شہد کی مکھیاں چھتے کے ارد گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ خاموش گھر میں بہار کا سماں تھا۔ مولوی دلدار مدنی' سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی' صدیق سالار' بیسیوں احرار رضا کار اور کارکن تھے کہ شاہ جیؒ پر فریفتہ ہوئے جا رہے تھے۔ کوئی پھل لا رہا تھا۔ کوئی گوشت سبزی لا رہا تھا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رات ہمارے ہاں قیام کیا۔ صبح ہوئی تو ہمارا گھر احرار کانفرنس کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ شاہ جیؒ بڑھاپے اور نقاہت کے باوجود ہر آنے والے کو خندہ پیشانی سے مل رہے تھے۔ صبح ہوئی تو سرخ وردیوں میں ملبوس احرار کارکن جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ پورا ماحول سرخ پوشوں کے اجتماع میں گلنار ہو گیا۔ شاہ جی رضا کاروں' جماعتی احباب اور رفقاء میں گھرے مسرور دکھائی دے رہے تھے۔ میں یہ سب کچھ غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایک ایک منظر نقش دوام بن گیا۔ شاہ جیؒ بولتے تو حسن کلام سے پھول جھڑتے محسوس ہوتے۔ میں نے ایک دفعہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے چہرہ پر نظر ڈالی۔ تو دل نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا بڑھاپا اتنا خوبصورت ہے ان کی جوانی کتنی پر رونق اور پر نور ہو گی؟۔ صبح کا ناشتہ پیپلز کالونی میں مولانا محمد شریف کے ہاں تھا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بارے میں سچ ہی تو کہا تھا کہ:

بخاری عجب تاثیر تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

بیٹی کا گھر......!

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک دفعہ شدید گرمی کے موسم میں ہمارے ہاں تشریف لائے۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ گھر کے بیرونی حصہ میں ایک بوسیدہ چارپائی پر بیٹھے تھے۔ کھدر کا کرتا پسینے کے باعث بھیگا ہوا تھا۔ وقت کے امیر شریعت کی پیشانی پر پسینہ کے قطرے شبنم کی طرح چمک رہے تھے۔ مولوی دلدار صاحب شاہ جیؒ کے پیچھے کھڑے وجد میں

دستی پنکھے سے ہوا دے رہے تھے۔ اتنے میں ایک کار آ کر رکی۔ جس میں سے ایک شخص باہر نکلا اور حضرت شاہ جیؒ کو بلند آواز سے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"پیرا کھتے گرمی وچ ایتھے بھتیا ایں۔ اٹھ میرے نال میری کوٹھی تے چل" (پیر کہاں گرمی میں بیٹھے ہو۔ اٹھو میرے ساتھ میری کوٹھی میں چلتے ہیں)

معلوم ہوا کہ یہ صاحب کریسنٹ ملز کے مالک حاجی محمد شفیع ہیں۔ جو شاہ جیؒ کے مداح اور عقیدت مند تھے۔ انہوں نے یہ بات اگرچہ بے تکلفی میں کہی۔ لیکن امیر شریعتؒ جلال میں آ گئے............ فرمایا!...... بیٹی کا گھر چھوڑ کر تیری کوٹھی میں جاؤں۔ مجھے جو راحت اور آرام یہاں میسر ہے وہ آپ کی کوٹھی میں کہاں ملے گا۔

مسور کی دال اور روٹی کے ٹکڑے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کہیں سفر سے آدھی رات ہمارے گھر تشریف لائے۔ بے تکلفی میں فرمایا!...... تاج محمود بھوک بہت لگی ہے۔ والد صاحب نے بستر بچھایا اور خود اندر آ گئے۔ والدہ صاحبہ کو جگایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ تشریف لائے ہیں۔ اس دن ہمارے ہاں مسور کی دال پکی تھی۔ والد صاحب نے والدہ صاحبہ سے کہا تم دال کو دیسی گھی کا تڑکا لگاؤ اور مجھے کپڑا (دستر خوان) دے دو۔ میں اسٹیشن چوک سے گرم گرم روٹیاں لے آتا ہوں۔ والد صاحب ان دنوں سائیکل چلایا کرتے تھے۔ سائیکل باہر نکالی تو شاہ جیؒ غصہ سے بولے کہاں چلے ہو۔ عرض کی گھر میں روٹی نہیں۔ میں گرم گرم روٹیاں ابھی لے کر آتا ہوں۔ فرمایا!...... ہرگز نہیں۔ گھر میں جو کچھ ہے بخاری کی بھوک مٹانے کے لئے یہی کافی ہے۔ ابا جان! نے عرض کیا۔ حضرت گھر میں دال کے سوا کچھ نہیں۔ مجھے کوئی دیر نہیں لگے گی۔ شاہ جیؒ جلال میں آ گئے۔ فرمایا!... تاج محمود! کیوں جھوٹ بولتے ہو کہ گھر میں کچھ نہیں۔ جس گھر میں بچے ہوں کھانا کھاتے ہوئے اکثر گھروں میں روٹی کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں۔ اندر جاؤ چھوکیر اٹھا لاؤ۔ والد صاحب بہت پریشان ہوئے۔ شاہ جیؒ اپنی بات پر بضد رہے۔ والد صاحب بادل نخواستہ واپس اندر گئے۔ تڑکے والی دال اور ہماری بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے اٹھا لائے۔ دل تھا کہ خون کے آنسو رو کے رہ گیا۔ ادھر شاہ جیؒ تھے کہ ہر ہر لقمے پر سبحان اللہ! ماشاء اللہ! سے حوصلہ افزائی فرما رہے تھے۔ کھانا ختم ہوا تو شاہ جیؒ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ فرمایا میرے مولا! تاج محمود کے دستر خوان میں کمی نہ آنے دینا۔ پھر والد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا!

"تاج محمود میں حلفاً کہتا ہوں کہ آج جو مزہ اس دال اور روٹی کے ٹکڑوں میں آیا ہے بڑے بڑے رئیسوں کے دستر خوانوں میں وہ مزہ نہیں آیا تھا۔"

والد صاحب کا چہرہ اشکبار ہو گیا۔ مغموم دل سے برتن اٹھائے۔ والدہ کو ماجرہ سنایا۔ وہ رونے لگیں............ کہا ہماری بد قسمتی کہ کتنے بڑے انسان کو ہم نے کیا کھلایا ہے؟۔ والد صاحب مرحوم اکثر محافل میں شاہ جیؒ کا یہ واقعہ سناتے پھر زاروقطار رونے لگتے۔ بعض دفعہ تو رقت طاری ہو جاتی اور ہچکیاں بندھ جاتیں:

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا جنہیں آسماں کی خاک چھان کر

سید عطاء المنعم کا نکاح

حضرت امیر شریعتؒ کے بڑے صاحبزادے سید عطاء المنعم شاہ بخاری مرحوم کی شادی فیصل آباد میں ہوئی تھی۔ ان کا نکاح مرکزی جامع مسجد کچہری بازار میں ہوا تھا۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ شاہ جی منبر پر جلوہ افروز تھے۔ یہ سادہ مگر پروقار تقریب تھی۔ جس میں شہر بھر کے علماء نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ راقم بھی اس تاریخی تقریب میں موجود تھا۔ نکاح کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے والد صاحب کو حکم دیا کہ وہ مسنون طریقے سے چھوارے اہل مجلس میں پھینکیں۔ مجھے یاد ہے والد صاحب نے حکم کی تعمیل اس طرح کی کہ ایک کپڑے میں چھوارے ڈال کر زوردار طریقے سے مجمع کی طرف پھینکے۔ جوانی کا عالم تھا۔ قائد کا حکم تھا۔ ذرا جوش وخروش میں اضافہ ہونا فطری امر تھا۔ پھر دوسری جانب اسی طریقہ سے والد صاحب نے چھوارے پھینکے۔ تاکہ دور بیٹھے رفقاء تک چھوارے پہنچ جائیں۔ کسی صاحب نے بلند آواز سے کہا۔ مولانا چھوارے ضرور پھینکیں لیکن ہمارے سر نہ پھوڑیں............ اس پر پورا مجمع کشت زعفران بن گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

جنگل میں منگل کا نظارہ

ایک دفعہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فیصل آباد (تب لائل پور کہلاتا تھا) میں ایک کانفرنس سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لائے۔ انتظامیہ نے دھوبی گھاٹ (اقبال پارک) میں کانفرنس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ سرکار کا حکم تھا کہ جلسہ میونسپل کی حدود سے باہر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پیپلز کالونی میں کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ تب پیپلز کالونی لائل پور کا علاقہ غیر سمجھا جاتا تھا۔ شہر سے دور ویرانے میں کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ احرار کے لئے ایک چیلنج تھا۔ پروفیسر عبدالرحمن شاکر کی ڈیوٹی لگی کہ وہ جلسہ کی منادی کے فرائض سرانجام دیں۔ ایک کار پر لاؤڈ سپیکر لگا کر سارا دن پروفیسر صاحب گرجدار آواز میں کانفرنس اور شاہ جیؒ کی تقریر کا اعلان کرتے رہے۔ بچپن کے شوق کے باعث راقم بھی پروفیسر صاحب کے ہمراہ شہر کی سیر کرتا رہا۔ احرار جلسے کرنے اور جلسے الٹانے کا فن خوب جانتے تھے۔ رات ہوئی تو جنگل میں منگل کا سماں تھا۔ ہجوم شوق سے پورا پنڈال بھرا ہوا تھا۔ لوگ تھے کہ امیر شریعت کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے بار بار گردنیں ہلا رہے تھے۔ جیسے ہی حضرت شاہ صاحبؒ پنڈال میں پہنچے۔ جلسہ گاہ میں ارتعاش پیدا ہو گیا۔ جنگل سنگھ کا جنگل نعرہ تکبیر اللہ اکبر! تاج وتخت ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھا۔ شاہ جیؒ بیماری کے باوجود تشریف لائے تھے۔ اسی کانفرنس سے بریلوی مکتب فکر کے معروف خطیب صاحبزادہ سید افتخار الحسن نے بھی خطاب کیا تھا۔ یہیں پہلی دفعہ ان کی زیارت بھی ہوئی تھی اور ان کی منفرد خطابت کا ذائقہ بھی چکھا تھا۔ راقم کو یاد ہے کہ شاہ جیؒ تقریر کے لئے اٹھے تو سارا مجمع گوش برآواز ہو گیا۔ بیماری اور نقاہت کے باعث شاہ جیؒ نے تقریر کا آغاز کرسی پر بیٹھ کر کیا۔ حالانکہ شاہ جیؒ ہمیشہ تقریر کھڑے ہو کر کیا

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہوگی

نزول من السماء کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ حج وعمرہ کریں گے۔ شادی ہوگی۔ اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال نزول کے بعد دنیا میں رہ کر مدینہ طیبہ میں انتقال فرمائیں گے۔ حضور ﷺ کے روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ نمبر۱...... آنحضرت ﷺ نمبر۲...... سیدنا صدیق اکبرؓ نمبر۳...... سیدنا فاروق اعظمؓ۔ تین قبور مبارکہ موجود ہیں۔ چوتھی قبر مبارک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں آنحضرت ﷺ کے روضہ طیبہ میں ہوگی۔

حوالہ نمبر۱...... ”عن عبداللہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ عنہما فیکون قبرہ رابعاً • مجمع الزوائد ج۸ ص۲۰۹ درمنثور ج۲ ص۲۴۶“

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ اور سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا عمرؓ کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی چوتھی قبر ہوگی۔

حوالہ نمبر۲...... ”عن عائشہ قالت قلت یارسول اللہ انی اری انی اعیش بعدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانی لی بذالک الموضع مافیہ الاموضع قبری وقبر ابی بکروعمروعیسی بن مریم • کنزالعمال ج۱۴ ص۲۰ حدیث نمبر۳۹۷۲۸ ابن عساکر جلد۲۰ ص۱۵۴“

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بظاہر یہ ہے کہ میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں گی۔ اپنے پہلو میں مجھے دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ آپ کے لئے جگہ کہاں۔ وہاں تو صرف میری (آنحضرت ﷺ) قبر ابوبکرؓ عمرؓ اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبور کی جگہ ہے۔

حوالہ نمبر۳...... ”عن عبداللہ بن سلام قال وجدت فی الکتب ان عیسیٰ بن مریم یدفن مع النبی ﷺ فی القبر وقد بقیی فی البیت موضع قبر • ابن عساکر ج۲۰ ص۱۵۴“

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کتب سماویہ میں پایا کہ بے شک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے نبی کریم ﷺ کے ساتھ قبر میں اور تحقیق باقی ہے روضہ طیبہ میں ایک قبر کی جگہ۔

حوالہ نمبر۴...... ”عن عبداللہ بن سلام نظرت فی التورۃ صفتہ محمد وعیسی بن مریم

یدفن معه · ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۵٤"

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ تورات میں میں نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں لکھا دیکھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔

حوالہ نمبر۵...... "عن عبدالله بن سلام لیدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی فی بتیه · تاریخ الکبیر للبخاری ج ۱ ص ۲٦۳ ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۵٤"

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے روضہ میں دفن ہوں گے۔

حوالہ نمبر۶...... "قال ابومودود وقد بقیی موضع قبر · ابن عساکر جلد ۲۰ ص ۱۵٤ ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۲ باب فضل النبی ﷺ"

ترجمہ:...... حضرت ابومودودؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارکہ میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (عیسیٰ علیہ السلام کے لئے)

حوالہ نمبر۷...... "عن عبدالله بن سلام قال مکتوب فی التوراة صفته محمد وعیسی بن مریم یدفن معه · ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۲ باب فضل النبی ﷺ"

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ تورات میں آنحضرت ﷺ اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی شان میں لکھا ہے کہ وہ ایک ساتھ دفن ہوں گے۔

درمنثور، ترمذی، کنزل العمال، مجمع الزوائد، ابن عساکر، التاریخ الکبیر للبخاری، ایسی وقیع اور امہات الکتب کے حوالہ جات کے بعد بھی کوئی بدنصیب قادیانی اس بات کو نہیں مانتا تو پھر ان کا علاج خود عیسیٰ علیہ السلام ہی تشریف لا کر کریں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری جلد اص ۴۹۰ پر ہے: "یقتل الخنزیر · "خذوکن من الشاکرین!

خدا کا کام خدا کی زمین پر

جب کوئی مقصد کسی کے سامنے رکھا جاتا ہے تو وہ پوچھتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ ادائے فرض کے معاملے کو دکانداری بناتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے۔ نتیجہ کب نکلے گا۔ لیکن فرض اس امر کا محتاج نہیں ہے کہ نتیجہ کیا اور کیا پیدا ہوگا۔ اگر فرض فرض ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اسے پورا کریں۔ نتیجے پر غور کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ دنیا میں بیج ہے زمین ہے، انسان ہے اور اس دنیا پر خدا بھی ہے۔ کیا تم خدا کا کام خدا کی زمین پر کر سکتے ہو۔ تم تو یہ کر سکتے ہو کہ تمہاری جھولی میں جو دانہ ہے زمین کے سپرد کردو۔ پھر وہ خدا ہے جو اپنی رحمت کو بھیجتا ہے اور اپنے بادل کو برساتا ہے اور جو بیج تم نے زمین کے سپرد کر دیا تھا اس کو بارآور کرتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ دیکھو زمین صالح ہے۔ دانہ سچا ہے۔ اگر تمہارے ایمان کا دانہ سچا ہے اور اسے اپنے دل کی جس سرزمین میں تم نے ڈالا ہے وہ زمین شور نہیں ہے تو ضرور ہے کہ

وہ دانہ زمین کے پردے کو چاک کرے گا اور اپنی کامیابی کا سر نکالے گا۔

سچل سرمست سائیںؒ

سندھ کے معروف روحانی رہنما تھے۔ ان کی مزار مبارک رانی پور اور گنمبٹ کے درمیان واقع ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۱۱۵۲ھ مطابق ۱۷۳۹ء ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے پڑپوتے بحجاز سے ہجرت کر کے عراق سے سندھ کی فتح کے وقت سندھ آئے اور سندھ کے گورنر بنے اور فاروقی خاندان سو سال سے زائد یہاں حکمران رہا۔ ان کی پشت سے مخدوم ابوسعید رانی پور سندھ ضلع خیر پور میرس میں آباد ہو گئے۔ ان کی نویں پشت سے میاں صلاح الدین پیدا ہوئے۔ جن کا بیٹا صلاح الدین جو سچل سرمست کے نام سے مشہور ہوا۔ سچل سرمست سات سال کے تھے کہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی نظر کرم سے فیض یاب ہوئے۔ ان کے ہاں ۱۲ سال میں سندھی، عربی، فارسی کی تعلیم مکمل کی۔ بڑے بلند پایہ روحانی رہنما اور شاعر تھے۔ نو لاکھ چھتیس ہزار چھ سو اشعار کہے۔ ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸۴۹ء کو فوت ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو بقعہ نور بنائے۔ آمین!!!

دماغی قوت کے لئے نسخہ

سردیوں میں دماغی قوت کے لئے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ذیل کا نسخہ تیار کراتے تھے۔ مغز بادام، دیسی گھی، چینی، نصف نصف کلو، زعفران ایک تولہ، ترکیب اس کے تیار کرنے کی یہ ہے کہ باداموں کو معمولی کوٹ لیا جائے کہ ہر بادام چار پانچ ٹکڑے ہو جائے۔ زیادہ نہ کوٹیں کہ تیل نکل آئے۔ گھی ہلکا گرم کر کے چینی ملا کر حل کر لیں۔ نصف پاؤ دودھ بکری میں زعفران کے ٹکڑے کاٹ کر حل کر لیں۔ اب تمام چیزوں کو چینی کی چاشنی میں شامل کر کے ہلکی آگ پر پانچ منٹ رکھیں۔ چمچہ سے ہلاتے رہے۔ معجون تیار ہو جائے گا۔ نہار منہ ایک تولہ بکری یا گائے کے دودھ سے استعمال کریں۔ صرف سردیوں میں۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے شاگرد مولانا ضیاء الحق صاحبؒ جو مولانا محب النبی صاحب لاہور کے والد تھے۔ ان سے منقول ہے۔ خذو کن من الشاکرین!

تلاوت قرآن کے آداب...!

جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اس وقت اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھی جائیں۔ درمیان میں تلاوت میں جب ایک سورۃ ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو سورہ برات کے علاوہ ہر سورۃ کے شروع میں مکرر بسم اللہ پڑھی جائے۔ اعوذ باللہ نہیں اور سورہ برات اگر درمیان تلاوت میں آ جائے تو بسم اللہ نہ پڑھے اور اگر قرآن کی تلاوت سورہ برات ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا چاہئے۔

فتنہ نمبر7

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اشتہار شائع کئے۔ پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ تا۱۸۸۴ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری نے براہین احمدیہ سہ حصص اور اشتہار پڑھ کر اردو میں ایک رسالہ ’’تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین‘‘ تحریر کیا اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضہ کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادھ لی تو مولانا قصوری نے مولانا احمد بخش امرتسری‘ مولانا نواب الدین امرتسری‘ مولانا غلام محمد امام شاہی مسجد لاہور‘ حافظ نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور‘ مولانا نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم‘ مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے اس رسالہ پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعی نبوت‘ مدعی الہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اسلام اور اہل اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آجانے کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوت اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر انداز کردیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ‘ جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقات دستگیریہ کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ’’رجم الشیاطین براغلوطات البراہین‘‘ تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے‘ اشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے آئمہ ومفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہوگئے۔

وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے۔ بعض رؤسا اور اسلامی درد رکھنے والے مؤثر حضرات کے ذریعہ مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اعلان کردیں۔ بعض رؤسا نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ ومناظرہ کے لئے بلایا لیکن وہ انکاری رہا۔ ایک بار موسم گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دستگیر وعدہ کے مطابق لاہور دس دن قیام پذیر رہے۔ لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔ ابتداء میں جب مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے ان سے مباحثہ کے لئے طرح ڈالی۔ مولانا محمد حسین نے بند کمرہ میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن مولانا غلام دستگیرؒ نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے الہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بٹالویؒ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعہ مباحثہ کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں تصوف کی ہیں۔ صوفیاء کرام شریک مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کرلیا کہ صوفیاء کرام کے خاندانی تین علماء کو بلالیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔ اس کاروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۲ھ سے

رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء تا اپریل ۱۸۹۱ء) تک مرزا قادیانی کی متعدد کتب و رسائل بھی سامنے آ گئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا قادیانی کی موافقت ترک کر کے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں توضیح المرام' فتح اسلام' ازالہ اوہام شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے تلافی مافات کی اور فتویٰ حاصل کیا۔

سب سے پہلا فتویٰ تکفیر

الحمد للہ! فتنہ قادیانیت کا استیصال اتنی بڑی سعادت ہے کہ اب ہر مکتب فکر کے رفقاء اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی اولین سعادت حاصل کرنے' اعزاز پانے' کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ فیصل آباد کے مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی مد نے ''سب سے پہلا فتویٰ تکفیر'' کے نام سے کتاب شائع کی اور موقف اختیار کیا کہ علماء لدھیانہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر فتویٰ کفر جاری کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اہل حدیث مکتب فکر کے مولانا بہاء الدین نے ''تحریک ختم نبوت'' حصہ اول شائع کیا تو انہوں نے یہ سعادت علماء اہل حدیث کے کھاتہ میں ڈال دی۔ میرے ایسے مسکین کے لئے ایسے تناؤ میں کچھ عرض کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن دیانت داری سے ترتیب وار چند واقعات نقل کر دینے میں حرج بھی کوئی نہیں:

۱.........مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ سے بہت قبل حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ نے حکیم نورالدین کو کہہ دیا تھا کہ مرزا قادیانی سے بچنا۔ وہ ارتداد و الحاد اختیار کرے گا۔ آپ اس کے ساتھی بن جائیں گے۔

۲.........حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو بھی مرزا قادیانی کے دعویٰ سے قبل متوجہ فرمایا۔

۳.........مرزا غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ (۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۴ء تک) شائع ہوئی۔ اس زمانہ میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کے وکیل صفائی تھے اور مرزا قادیانی کی تائید یا صفائی میں مولانا بٹالویؒ سے بعض ایسی باتیں بھی ہوئیں جو قطعاً غیر شرعی تھیں۔ اس زمانہ میں ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں مرزا قادیانی لدھیانہ آیا تو مولانا محمد لدھیانوی' مولانا عبداللہ لدھیانوی' مولانا عبدالعزیز لدھیانوی نے مرزا قادیانی کے لتے لئے اور مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں فکر مند ہوئے۔ کوشش و کاوش کی۔ فتویٰ کے حصول کے لئے کوشش کی۔ اس کی تفصیل فتاویٰ قادریہ میں موجود ہے۔ یہ فتویٰ جون ۱۹۰۱ء (ربیع الاول ۱۳۱۹ھ) میں شائع ہوا۔

۴.........مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ (مطابق دسمبر ۱۸۸۳ء) میں مرزا قادیانی کے

خلاف ''تحقیقات دستگیر یہ فی رد ہفوات البراہینیہ'' اردو اور اس کا عربی ایڈیشن ''رجم الشیاطین براغلوطات البراہین'' مرتب کر کے عرب وعجم کے علماء سے دستخط لئے۔ ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۷ء تک مولانا غلام دستگیر قصوریؒ نے یہ کام مکمل کر لیا۔ اس میں مولانا قصوری نے مولانا بٹالویؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے' فتویٰ آ جانے کے بعد مولانا قصوری مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ' مناظرہ' مباہلہ کے لئے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ مایوس ہونے پر ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۶ء میں کتاب شائع کر دی۔

۵............ مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے جس طرح ابتداء میں مرزا قادیانی کی تائید کی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی کتابیں توضیح المرام' فتح اسلام' ازالہ اوہام کے آ جانے کے بعد کروڑ گنا زیادہ شدت کے ساتھ مرزا قادیانی کی مخالفت کی۔ دن رات ایک کر کے مرزا قادیانی کا ایسا تعاقب کیا کہ مرزا قادیانی کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ اسی زمانہ میں ہی مولانا نے فتویٰ مرتب کیا اور اسے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں قسط وار شائع کرنا شروع کر دیا۔ بعد میں ایک ساتھ بھی شائع ہوا۔

توفیق وتطبیق

ان واقعات کی ترتیب کو مدنظر رکھا جائے تو بڑی آسانی سے ترتیب وتوفیق وتطبیق قائم ہو سکتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا تخالف وتعارض نہیں رہے گا۔ نیز یہ کہ تمام مکاتب فکر اس سعادت کے حصول میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔

۱............ مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے قبل از وقت نور ایمانی سے اکابر دیوبند کو اللہ رب العزت نے اس فتنہ کے خلاف متوجہ فرما دیا۔

۲............ علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف ۱۸۸۳ء میں آواز حق بلند کی۔ اس کی پوری تفصیل فتاویٰ قادریہ میں مرتب شدہ موجود ہے۔ لیکن یہ فتویٰ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا۔

۳............ مولانا غلام دستگیر قصوریؒ نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے ابتدائی حصے دیکھتے ہی ''تحقیقات دستگیریہ' رجم الشیاطین مرتب کی۔ دسمبر ۱۸۸۳ء میں ہی یہ کتاب مرتب ہو کر امرتسر' لاہور' پٹنہ کے علماء کے دستخط ہو گئے۔ ۱۸۸۷ء میں حرمین شریفین کے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ گویا یہ سب سے پہلی تحریری جدوجہد یا نقش اول اسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ تحریر صفر ۱۳۱۲ھ اگست ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔

۴............ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے علماء سے فتویٰ لے کر ۱۸۹۱ء میں اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔

غرض اس طرح قدرت نے ان تمام حضرات کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کمربستہ کر دیا تھا۔ سب سے پہلے فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش علماء لدھیانہ کی ہے۔ سب سے پہلے فتویٰ حاصل کرنے میں کامیاب مولانا

غلام دستگیر قصوریؒ ہوئے۔ سب سے پہلے فتویٰ شائع مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا ہوا۔ اپنی طرف سے تمام حضرات کی محبت وبغض سے خالی ہو کر فقیر کی اس وقت تک یہ رائے قائم ہوئی ہے۔ ان تمام حضرات کی ان تمام کتب کو سامنے رکھ کر اس وقت اس بحث کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب متذکرہ بالا پر احتساب قادیانیت کے لئے کام شروع کیا ہے۔ اردو حصہ کمپوز ہوگیا ہے۔ اسے احتساب قادیانیت کی آئندہ کسی جلد میں شامل اشاعت کرنا مقصود ہے۔ عربی حصہ کی کمپوزنگ ابھی باقی ہے۔ قارئین لولاک قسط وار اس اردو حصہ کو ملاحظہ کر کے دعاؤں سے نوازیں۔ فقیر اللہ وسایا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

حمد وصلوٰۃ وسلام! کے بعد واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو علماء غیر مقلدین سے ہے غیر اسلامی فرقوں پر دین اسلام کی حقیقت کے ظاہر کرنے کی غرض سے اردو زبان میں ایک کتاب تالیف کی اور اس کا نام ''براهين احمديه على حقيقت كتاب الله القرآن والنبوة والمحمديه ۔ ''رکھا اور چاروں حصے اس کے شہر امرتسر میں چھپوائے اور اس کے تیسرے حصے میں دعویٰ کیا کہ کامل ولیوں کا الہام قطع اور یقین کا مفید ہوتا ہے اور باتفاق سواد اعظم علماء کے وحی رسالت کا مترادف ہے۔ چنانچہ اصلی عبارت اس کی رسالہ عربیہ میں منقول ہے۔ پھر بیس ہزار قطعہ اشتہار کا بدین مضمون چھپوا کر شائع کیا کہ ''کتاب براہین احمدیہ'' جس کو خدا کی طرف سے مؤلف (مرزا قادیانی) نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے اور اس نے......... اپنے الہامات وخوارق وکرامات واخبار غیبیہ واسرار لدنیہ وکشوف صادق ودعائیں مستجابہ کے راست ہونے سے دین اسلام کی راستی وصدق ظاہر کیا ہے اور ان خوارق وغیرہ پر آریہ وغیرہ شاہد ہیں۔ جس کا ذکر تفصیل وار کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے اور مصنف کو علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے بشدت مشابہ ہیں اور اس کو خواص انبیاء ورسل کا نمونہ بنا کر برکت متابعت آنحضرت ﷺ کے بہت سے اکابر اولیاء وماتقدم پر فضیلت دی گئی ہے اور مصنف کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت ہے اور اس کی مخالفت سبب بعد وحرمان کا ہے (یعنی حق تعالیٰ کی رحمت سے) ثبوت اور دلائل اس کے براہین احمدیہ کے چاروں حصص مطبوعہ کے پڑھنے سے جو ۳۷ جزو ہے ظاہر ہوتے ہیں (اور ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ مقرر ہے) پھر اسی اشتہار میں درج ہے کہ اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔ جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے گا۔'' الخ المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب انتہاء ملخص

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳ تا ۲۵)

پس اس اشتہار کی ترغیب کے سبب صدہا اہل اسلام نے اس کی کتاب خریدی۔ چنانچہ پنجاب وہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے' چوتھے حصہ میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیات قرآنی

وعبارات عربیہ اس پر الہام ہوتی ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۴۸۵، خزائن ج۱ص ۵۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیات فضائل انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اوران آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے۔ اوران خطابات سے وہی مراد ہے۔ اور اکثر الہامی باتیں بلکہ سب کی سب جو اس پر وحی ہوتی ہے۔ پرلے درجہ کی اس کی تعریف ہے۔ جسے نبیوں کے مرتبہ کو اس کا پہنچ جانا نکلتا ہے۔ بلکہ بعض ملہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اور تعلی سمجھ میں آتی ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک!

جیسا کہ دونوں قسم کے ملہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول خدا ﷺ کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رد لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے الہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مؤلف (مرزا قادیانی) کامل الہام اور وحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اور عربی فقرات کا ترجمہ:

۱...... اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔ ۲...... تم نے کنکر نہیں پھینکے۔ جب پھینکے تھے۔ لیکن خدا نے پھینکے تھے۔ ۳...... تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔ ۴...... اور تا کہ ظاہر ہو گنہگاروں کا راستہ۔ ۵...... تو کہہ دے میں مامور ہوں اور اول ایمان لاتا ہوں ان الہاموں پر۔ ۶...... تو کہہ حق آ گیا اور جھوٹ نابود ہوا۔ جھوٹ نابود ہی ہونے والا ہے۔ ۷...... تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پر پس مجھ پر گناہ ہے۔ ۸...... اور تو اپنے رب کی نعمت سے دیوانہ نہیں۔ ۹...... تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۲۳۸، ۲۳۹، خزائن ج۱ص ۲۶۲، ۲۶۳) سے یہ نو الہام منقول ہوئے ہیں۔

پھر ص ۲۴۰، خزائن ج۱ص ۲۶۵ میں یہ پانچ الہام درج ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

۱۰...... ہم مسخری کرنے والوں سے تیری لئے کافی ہیں۔ ۱۱...... اور تو کہہ دے تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں۔ جلد تم معلوم کر لو گے۔ ۱۲...... وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر نہ پسند کریں۔ ۱۳...... جب آ گئی نصرت اور فتح خدا کی۔ ۱۴...... یہ میری پہلی خواب کی تاویل ہے جس کو خدا نے سچ کر دیا ہے۔

پھر ص ۲۴۱، خزائن ج۱ص ۲۶۶ میں یہ پانچ الہام لکھے ہیں:

۱۵...... تو خدا کا نام لے۔ پھر ان کو چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں۔ ۱۶...... اور ہرگز نہ راضی ہوں تجھ سے یہود اور نصاریٰ۔ اور تو کہہ خداوندا مجھے راستی کی جگہ داخل کر۔ ۱۸...... ہم نے تیری فتح کر دی ہے۔ ظاہر فتح۔ ۱۹...... اور تجھے گمراہ پا کر راستہ دکھلایا۔

پھر ص ۲۴۲، خزائن ج۱ص ۲۶۷ میں یہ تین الہام ہیں:

۲۰...... ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔ ۲۱...... اے لحاف پوش کھڑا ہو جا اور ڈرا اپنے رب کی تکبیر کہہ۔ ۲۲...... اور نیکی کا حکم کر اور گناہ سے روک۔

پھر ص ۴۸۶، خزائن ج۱ص ۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ الہام بھی نازل ہوئے ہیں:

۲۳...... اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص۴۸۹' خزائن ج اص ۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴...... تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (مرزا قادیانی) نے اس الہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص ۴۹۱' خزائن ص ۵۸۴ میں یہ الہام لکھا ہے کہ:

۲۵...... ''جب خدا کی مدد آ گئی اور فتح اور تیرے رب کی بات پوری ہو گئی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' اوران فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص۴۹۱ کی سطر ۱۸' ۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ''جب مدد اور فتح الٰہی آ جائے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو جائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر براہین احمدیہ ص ۴۹۳' خزائن ص ۵۸۶ میں اپنے لئے یہ الہام لکھا ہے:

۲۶...... ''دنی فتدلی '' پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا'' فکان قاب قوسین اوادنی '' پس ہوا قدر دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔''

پھر ص ۴۹۶' خزائن ص ۵۹۰ میں اپنے لئے ان الہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

۲۷...... ''اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔ پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے۔ اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر ص ۵۰۳' خزائن ص ۵۹۹ میں اپنے لئے یہ الہام درج کئے ہیں:

۲۸...... ''بے شک تو صراط مستقیم پر ہے۔ ۲۹...... خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔''

پھر ص ۵۰۴' خزائن ص ۶۰۰ میں آیت کا الہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰...... ''ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے اُن کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا...... الخ۔'' انتہاء بلفظہ!

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت ﷺ کی طرف راجع تھا۔ اسی براہین والے نے اپنا نفس مراد رکھا ہے اور رسولوں سے اولیاء امت ارادہ کئے ہیں۔ اور اسی صفحہ میں اپنے لئے آیت کا الہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

۳۱...... ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔'' بلفظہ۔

پھر صفحہ نمبر۵۰۶ ،خزائن ص ۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف الہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ لکھتا ہے کہ:

۳۲...... ’’اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کے۔ دعا قبول کرتا ہوں۔‘‘ ۳۳...... ’’اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔‘‘ انتہاء بلفظہ۔

پھر صفحہ ۵۱۰ ،خزائن ص ۶۰۸ میں چند آیات قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۴...... ’’کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔ ۳۵......اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۳۶......اے ابراہیم اس سے کنارا کر۔ یہ صالح آدمی نہیں ہے۔ ۳۷......تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۳۸......اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔ چند آیات جو بطور الہام القاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔‘‘

پھر صفحہ ۵۱۷ ،خزائن ص ۶۱۷ میں بعض آیات قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹...... ’’اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔ ۴۰......ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔ ۴۱......اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۴۲......اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جو تیری کمر توڑ دے اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے۔‘‘ انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۵۶ ،خزائن ص ۶۶۴ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ ۵۵۷ ،خزائن ص ۶۶۴ میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے:

۴۳...... ’’اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک فائق رکھوں گا۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے۔‘‘ انتہاء ملخصاً۔

نیز صفحہ ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا الہام لکھ کر اس کا ترجمہ صفحہ ۵۵۶ ،خزائن ص ۶۶۳ میں یوں کرتا ہے کہ:

۴۴...... ’’میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خداتعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمان داروں کا فرض ہے۔‘‘ انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۶۱ میں آیت قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ نمبر ۵۶۲ ،خزائن ص ۶۷۰ میں یوں لکھتا ہے کہ:

۴۵...... ’’کہہ خدا کی طرف سے نور اترا ہے۔ سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔‘‘ انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۶۱ ،خزائن ص ۶۷۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق کی آیات اپنے لئے نازل کر کے صفحہ ۵۶۲ ،خزائن ص ۶۷۰ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں۔ چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۴۶...... ’’وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔ ۴۷......سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی

رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہوگیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کرلیں اور اس پر چلیں۔“ انتہاء بلفظہ!

یہ خاتمہ اس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان ستتالیس الہامات سے جو اکثر آیات قرآنی اور بعض فقرات عربیہ ہیں جن کو مؤلف براہین احمدیہ نے اپنے لئے الہام اور وحی قرار دیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازم رسالت اور خواص نبوت اپنے لئے ثابت کئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو ایمان اور اپنے انکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیرہ ذالک جو ان الہامات سے صراحتاً ظاہر ہے۔ کیونکہ اول اس نے برخلاف اہل سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا الہام اور وحی رسالت دونوں ایک معنے رکھتے ہیں۔ اور الہام بھی قطعی ویقینی ہوتا ہے۔ پھر اس نے بڑے اہتمام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں ان کی تبلیغ واجب ہے۔ اور وہ ڈرانے' خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بننا ہو اس کی متابعت کرے۔ خدا اس سے محبت کرے گا۔ اور یہ کہ اس کے ملہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا انکار منع ہے۔ پس جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافروں سے ہے۔

جیسا کہ ۴۴ اور ۴۵ ویں الہام کے ترجمہ اردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رسالت ونبوت کے معنی یہی ہیں کہ ایسی فضیلت عظمیٰ حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے۔ صاحب براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے تو یہ صراحتاً الحاد فی الایات نہیں تو اور کیا ہے؟ اور قرآن شریف کی تحریف معنوی میں کون سا دقیقہ فروگزار چھوڑا ہے۔ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا تابع جانتا ہے اور اپنے لئے ان فضائل عظیمہ کا حاصل ہونا آپ ﷺ کی مطابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز کئی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ مورد حدیث:”علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل۔“ کا ہے تو اس حالت میں کیونکر متصور ہو کہ وہ رسالت اور نبوت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟۔ دیکھو وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء سے ہوں تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلف براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلہ میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دین اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفتوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں موصوف ہوں اور آیات قرآنی جن میں رسولوں کے خاص مسطور ہیں۔ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مورد میں ہوں۔ کیا فائدہ رکھتا ہے؟۔ کیونکہ جن کو قرآن پر ایمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے اور مؤلف براہین کی عظمت شان پر ایمان لائیں گے۔

☆......☆......☆

منشی مولا بخش کشتہؒ

قسط نمبر 3

روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان

تقریر مولانا محمد ابراھیم صاحب سیالکوٹیؒ

تحمید وتشہد کے بعد مولانا نے فرمایا صاحبان میرے مضمون کا عنوان ہے ’’رفع عیسیٰ الیٰ السماء‘‘ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا‘ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ بعینہ وہی عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے بنی اسرائیل میں رہ کر وعظ کر چکے ہیں وہی پھر نازل ہوں گے۔ان کا نزول عین ہے۔ بروزی یا ظلی نہیں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھ کر عیسویت کو مدد دیتے ہو۔ہم ان کو مار کر عیسائیوں کو ان کا نقصان دکھاتے ہیں۔مگر یہ ایک مغالطہ ہے۔عیسائی ماننے والے کہتے ہیں کہ وہ سولی پہ چڑھ کر ہمارے گناہ کے لئے کفارہ ہو گئے۔مگر ہم کہتے ہیں کہ مسیح سولی پر چڑھے ہی نہیں تو پھر کفارہ کیسا؟۔

مرزا قادیانی چشمہ معرفت میں کتب سابقہ کی نسبت لکھتا ہے کہ یہ کتابیں قابل اسناد نہیں۔ پھر وہ اثبات صلیب کے لئے اناجیل سے کیوں دلیل پکڑتے ہیں۔قرآن شریف میں مذکور ہے:

’’واذ کففت بنی اسرائیل عنك ‘‘ترجمہ(یاد رکھ عیسیٰ وہ وقت جب دور کیا میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو)وہ کونسا وقت ہے اگر واقعہ صلیب درست ہوتا تو اس طرح آیت نازل نہ ہوتی۔یاد رکھو! قرآن کی بندش بھی ایک معجزہ ہے۔کففت سے ثابت ہے کہ یہود کے ہاتھ بھی مسیح تک نہیں پہنچے۔

وفات مرزا کے ایک دن پہلے میں نے احمدیہ بلڈنگ لاہور کے سامنے اسی موضوع پر وعظ کیا تو حکیم نورالدین ومحمد احسن قادیانی نے مشورہ کیا۔اس وقت کا حال لوگوں کو معلوم ہے۔

اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے ایک حدیث مشکوٰۃ شریف کی پڑھی جس میں مذکور ہے کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر صرف ۴۵ سال رہیں گے۔نکاح کریں گے۔ان کی اولاد ہوگی۔پھر وہ فوت ہو کر میرے پاس میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔اس حدیث کو مرزا قادیانی نے بھی مانا ہے۔پھر کہتا ہے کہ تزوج سے مراد محمدی بیگم کا نکاح ہے اور اس کی اولاد مراد ہے۔

آپ نے دیکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے پاس دفن ہونا فرماتے ہیں اور مرزا

قادیانی مرتا ہے لاہور میں اور دفن ہوتا ہے قادیان میں۔ ان حوالجات سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی حضرت مسیح نہ تھا اور نہ قادیان مکہ ہے۔ نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں۔

حضرت محمد ﷺ مدینہ میں مدفون ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے مکان میں چار قبریں ہوں گی۔ جو لوگ حج کو گئے ہیں روضہ اطہر کی جالیوں سے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ مقبرہ مبارک میں تین قبریں موجود ہیں اور حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد ایک قبر کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

قتل مسیح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فعل قتل ہوا ہے جو جسم کے متعلق ہے نہ کہ روح کے' اور خدا کہتا ہے: ''وماقتلوہ وماصلبوہ'' یہود نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ مرزا قادیانی بل رفعہ اللہ کی تقریر کرتے ہوئے ازالہ میں ان کی روح کا اٹھایا جانا مانتا ہے اور ہم روح مع الجسم اس کا آسان فیصلہ اور پر غور کرنے سے ہوسکتا ہے کہ یہود کا دعویٰ کیا تھا۔ روح کو قتل کرنے کا یا جسم کو؟۔

امام بیہقیؒ کی کتاب الاسماء میں ہے:'' کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء '' (اے میری امت کے لوگو اس وقت تمہارا کیا ہوگا جب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اترے گا۔) گویا نازل ہونے سے آسان پر چڑھنا خود ثابت ہے۔

باریک نکتہ: بل رفعہ اللہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے علمی نکتے بیان کئے۔ کہا کہ اس میں بل نفی کرتا ہے اس فعل کی جو اس کے ماقبل ہے۔ مثلاً کوئی کہے زید نے بکر کو مارا نہیں۔ بلکہ روٹی کھلائی۔ روٹی کھلائی اور مارنا دو امر ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بل مارنے کی نفی کرتا ہے اور روٹی کھلانے کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسا:'' قالوا تخذ الرحمن ولدا بل عباد مکرمون '' نیز:'' ام یقولون بہ جنہ بل جاء ھم بالحق ۰ '' نبی کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ اس کو سودا ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے جو حق لے کر آئے مجنوں نہیں ہوسکتا۔ بل نے جنون کی نفی کر کے بالحق کو ثابت کیا ہے۔ اب اچھی طرح سمجھو کہ:'' بل رفع اللہ '' بعد میں ہے اور:'' ماقتلوہ وماصلبوہ '' پہلے ہے۔

مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں رفع کے معنے عزت کی موت کے کئے ہیں۔ دوسری جگہ روح کا اٹھانا لکھا ہے۔ حقیقت اور مجاز ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ ہاں یہ اعتراض بھی ہوا کرتا ہے کہ دوسرے نبیوں کو خدا نے زمین پر بچایا تو ان کو آسمان پر کیوں اٹھایا؟۔

جواب! خدا کے فیوض ہر انسان پر بمطابق اس کے مادہ فکری کے ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام

پر آگ کی صورت میں اللہ کی تجلی ظاہر ہوئی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش چونکہ نادر ہے اس لئے ان میں خدا نے ایسی خصوصیات رکھی ہیں جو نادر ہیں۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام نفخ جبریل سے پیدا ہوئے۔اس لئے جہاں ان کا وطن ہوگا وہاں ہی ہجرت کریں گے۔

اگر کوئی کہے کہ آدم کی طرح پیدائش کی کوئی اور مثال دکھاؤ تو کیا بتاؤ گے یا محض مرد سے کوئی پیدا ہو تو حضرت حوا کے سوا کس کو دکھاؤ گے تو جواب یہ ہے کہ اس کا حدوث خود شہادت ہے۔خدا قادر ہے ہر طرح کرنے پر مگر اس کو اختیار بھی ہے کیونکہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کردوں جیسا کہ مریم علیہ السلام کے بطن سے ایک بن باپ بیٹا پیدا کیا۔اس کے بعد اس اعتراض کا کہ ''عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھاتے پیتے کہاں سے ہیں'' جواب دیتے ہوئے کہا کہ معلوم سے مجہول کی طرف جایا جاتا ہے۔جس نے آسمان پر اٹھالیا ان باتوں کا انتظام اس پر شاق نہیں۔

مولانا نے ہر بات کو عالمانہ طریق پر مفصل بیان کیا۔آپ کی تقریر ختم ہونے پر مولانا ثناء اللہ صاحب نے اٹھ کر اس پر اس شعر میں ریویو کیا:

اثر لبھا نے کا پیارے تیری زبان میں ہے
کسی کے ہاتھ میں جادو تیری زباں میں ہے

مرزائیت سے توبہ: اس وقت جناب بابو فقیر محمد خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر ساکن قصبہ شہباز ضلع کرنال نے مرزائیت سے توبہ کی اور کہا میں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کا بکثرت مطالعہ کیا مگر جس قدر دیکھا اسی قدر زیادہ عقائد فاسدہ میں انہیں ملوث پایا۔ان کے ساتھ اور بھی بعض تائب ہوئے۔

مولوی ظفر الحق صاحب

عربک ٹیچر بٹالہ نے کہا کہ کل مولانا ابراھیم صاحب نے قادیانی دوستوں کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا تھا۔ انجمن اسلامیہ قادیان کو مناظرہ کی ضرورت نہیں۔کیونکہ ان کی اصلاح کافی ہو چکی ہے۔ہاں اس کو ضرورت ہے تو یہ کہ قادیانی دوست آکر سن جاویں اور اگر وہ مناظرہ کرنا چاہیں تو بمقام بٹالہ دوسرے اصحاب کے مشورہ سے حکام سے اجازت حاصل کر لی جائے گی۔اس میں مولانا ثناء اللہ' مولانا محمد ابراھیم کے ۲۰ آدمی' قادیانی جماعت ۲۰ آدمی جملہ ۴۰ آدمیوں کا خرچ ہم لوگ ایک ہفتہ کے لئے اپنے ذمہ لیں گے۔اگر ایک ہفتہ میں تصفیہ نہ ہوا تو پھر دوسرے اور تیسرے ہفتہ کے لئے انتظام کیا جا سکے گا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ

اس کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ رامپور ریاست میں نواب صاحب کے سامنے حیات مسیح کو میں نے ثابت کیا تھا۔ اس پر نواب صاحب کی سند برائے شہادت موجود ہے۔ میں نے بمقام لدھیانہ' رامپور اور دہلی میں مناظرے ان سے کئے اور بفضلہ تعالیٰ ان کو شکست دی۔ اب اگر یہ چاہیں تو مرزا محمود کو لائیں یا کسی ایسے کو جو متفقہ ہو جس کی ہار جیت مرزا قادیانی کی ہار جیت سمجھی جائے۔

حاجی عبدالغنی صاحب

سیکرٹری ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن بٹالہ نے کہا کہ ایک قادیانی عزیز کا خط آیا۔ میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ تیار ہو جائیں۔ انشاء اللہ میں بٹالہ میں انتظام کر سکتا ہوں۔

اجلاس دوم (۲۰ مارچ) اتوار بعد نماز ظہر

اس وقت مولانا حبیب الرحمٰن صدر کے تشریف نہ رکھنے کی وجہ سے مولانا نور احمد امام مسجد شیخ بڈھا صدر قرار پائے اور جناب حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب نے اپنا نوشتہ مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں (مرزا قادیانی) اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان میں مرزا قادیانی دفن ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ تقریر فرمارہے ہیں۔ وغیرہ ان کے بعد!

منشی حبیب اللہ صاحب

منشی صاحب ملازم نہر بھی مرزا قادیانی کے الہامات میں عمدہ طریق سے تناقض و تخالف دکھایا اور یہ ثابت کیا کہ جس کی ایک بات دوسری بات کارد کرتی ہو اس کی کون سی بات مانی جاسکتی ہے؟۔ وغیرہ ان کے بعد!

مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مرادآبادی

مولانا نے تقریر کرتے ہوئے حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا صاحبان! آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء کرام کے وعظ اور تقریریں سنیں۔ مولوی ابراہیم صاحب نے رفع عیسیٰ علیہ السلام پر جو تقریر کی' عمدہ اور عالمانہ تھی۔ میں ایک موٹی سی بات عرض کرتا ہوں۔ سنئے:

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ہندو و مسلمان سب ان کو تسلیم کریں۔ ورنہ کوئی کتنا ہی نیک و عابد کیوں نہ ہو

قابل مواخذہ ہے۔ میری تقریر سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم مرزا قادیانی کی خاطر مان لیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے۔ پھر نہ آئیں گے۔ مگر ان کو یہ نفع۔ سنو! گورنمنٹ کا حکم ہے کہ فلاں شخص ولایت سے آئے گا تو گورداسپور کے ضلع کا کلکٹر ہوگا۔ مگر وہ بفرض محال مرگیا تو کوئی یہ کہہ دے کہ وہ چونکہ نہیں آیا اس کا نہ آنا مرنے کی علامت ہے۔ لہٰذا میں کلکٹر ہوں تو کیا یہی حال مرزا قادیانی کا نہیں۔ جی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر مر ہی گئے تو آپ عیسیٰ کیسے بن گئے؟۔ ہاں! اگر عیسیٰ علیہ السلام کی علامتیں مرزا قادیانی میں پائی جائیں تو ہمیں مرزا قادیانی سے دشمنی تھوڑی ہے خوشی سے عیسیٰ بن جائیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو تمام دنیا میں مسلمان ہی مسلمان ہوں گے۔ مگر واقعات مخالف ہیں۔ بلکہ جو ۴۰ کروڑ مسلمان تیرہ سو سال میں بنے تھے وہ بھی مرزائی عقائد کے موافق کافر ہوگئے۔ (نعوذ باللہ) صرف دو تین لاکھ قادیانی مسلمان ہیں۔ اچھا وہی جنت میں جاکر کبڈی کھیلا کریں گے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تیس دجال میرے بعد دعویٰ کریں گے جو جھوٹے ہوں گے۔ مثلاً بیان کیا کہ ایک شخص نے مسیحیت کا دعویٰ کیا۔ ایک یک چشم نے کہا کہ اگر نبی ہے تو میری دوسری آنکھ درست کردے۔ مسیح صاحبان نے ایسا بے ڈھبا ہاتھ رکھا کہ صحیح آنکھ بھی جاتی رہی۔ کانے سے اندھا ہوگیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی مسیح بنے تو جو مسلمان تھے وہ بھی کافر بنا دیئے۔ افسوس!

مرزا قادیانی سے سوال ہوا کہ اگر کوئی امام آپ کی مسیحیت سے واقف نہ ہو تو ایسے کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ کہا اسے پہلے واقف کرو اگر تصدیق کرلے تو بہتر ورنہ نماز ضائع نہ کرو۔ بحالیکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں کسی کو کافر نہیں کہتا اور کہتا ہے کہ اگر کوئی نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑھو۔ اس پر الہام یہ ہے کہ ''وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین۔'' واہ کیا اچھی رحمت ہے۔ اگر رحمتہ العالمین نہ ہوتے تو خدا جانے کیا اندھیر ا برپا کرتے۔ اس کے بعد منارۃ المسیح کا ذکر کرکے فرمایا کہ ہم سمجھے تھے کہ خدا جانے کتنا بڑا مینار ہوگا جس پر مسیح قادیانی نے اترنا ہے۔ مگر یہ تو ہماری جامع مسجد دیوبند کے مینار سے بھی چھوٹا ہے۔ جب کسی نے کہا کہ مسیح مینار پر اتریں گے تو اس کی تکمیل کے لئے منارہ بنوادیا۔ لیکن تعجب ہے کہ خود پہلے نازل ہوگئے اور منارہ بعد میں بنا۔ وہی مثل ہوئی کہ استنجا کرلو پہلے پاخانہ کرنا بعد میں۔

مرزائیت سے توبہ

اس وقت ایک نمبردار سلطان علی عمر تقریباً ۹۰ سال ساکن بھروچھی ضلع گورداسپور نے مرزائیت سے توبہ کی۔

اس کے بعد ایک اور نوجوان چوہدری برکت علی ڈیری والا مرزائی عقائد سے تائب ہوا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا نے کہا کہ خدا کا ارشاد ہے کہ:''باز آ باز آ ...... آنچہ ہستی باز آ ...... الخ'' اگر کوئی گناہ کرے اور توبہ کرے تو خدا کہتا ہے کہ میں اسے بخش دوں گا۔ اس پر آپ نے دو روایتیں بیان کیں۔ حاضرین بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ فرمایا کہ مرزا قادیانی کے بعد قادیانی امیر المومنین محمد علی لاہوری اور مرزا محمود قادیانی تو تھے ہی۔ ایک تیسرے ظہیرالدین اروپی قادیانی بھی ہیں۔ جہاں وہ دونوں کو نوٹس دے رہے ہیں کہ میری پیشگوئی ایسی پوری ہوئی کہ خود مرزا قادیانی کی بھی کوئی پیشگوئی ایسی پوری نہیں ہوئی۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے مرزا قادیانی کی کتاب نزول المسیح سے بعض مقام پڑھ کر سنائے جن میں ان کے الہامات کا ذکر تھا اور کہا کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کے گواہ ۱۶۰ لاکھ ہوں گے۔ اس پر ایک دلچسپ قصہ بیان کیا کہ ایک لڑکا گھبرایا ہوا آیا اور ماں سے کہا کہ مجھے آج چودہ بھیڑیئے ملے۔ ماں نے کہا جا باولا کہیں کا۔ کیا کہتا ہے۔ لڑکا بولا اچھا اگر یقین نہیں کرتی تو وہ سات ضرور تھے۔ ماں نے کہا جنونی ہو گیا ہے۔ اس نے کہا اچھا چار تو تھے۔ پھر ماں کے کہنے پر بولا نہیں دو ہوں گے۔ پھر بولا ایک تھا۔ آخر بولا کہ پتا کھڑ کا تھا۔ پس ماننے والے تو ایک آدھ لاکھ ہوں گے یا تین لاکھ سمجھو۔ یہ ۱۶۰ لاکھ گواہی دینے والے کہاں سے آ گئے۔

اور سنئے! مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی مگر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے عہد میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔:''واذالعشار عطلت'' پیشگوئی پوری ہوگئی۔ عرب وعجم کے اخبارات اس کی تائید کرتے ہیں۔ مگر قادیان کے رہنے والو! اور دوسرے لوگو! تم ہی بتاؤ ایسا ہوا؟۔ کیا اونٹ کی قیمت پہلے سے تگنی چوگنی نہیں ہوگئی۔ (سب نے کہا ہوگئی اور اونٹوں کا کام بڑھ گیا ہے۔)

اور سنو! مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ حجاز ریلوے اسٹیشن کا بننا میری پیشگوئی ہے۔ مگر خدا کی شان ہے وہ ریلوے بنی ہی نہیں۔ خبر نہیں اللہ میاں کو محبت تو (بقول) مرزا قادیانی سے ہے مگر کرتا ہے اس کے خلاف۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا مگر خدا نے بھیج دیا۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

تقریر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ

آپ نے فرمایا کہ نماز عصر کا وقت قریب ہے۔ لہٰذا ختم نبوت پر مختصر کچھ بیان کروں گا۔ صاحبان اگرچہ

لاہوری جماعت تو نہیں مگر قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو نبی مانتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ختم کے معنے ہیں مہر لگا دینا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ اپنی پابندی کی مہر لگائیں وہ نبی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان کا قول ہے کہ: ''اھدنا الصراط المستقیم'' جو روز پڑھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب انعام والے لوگ نبی' صدیق' شہید' صالح ہیں۔ اگر نبی نہیں ہو سکتا تو دعا کیوں مانگتے ہو۔ جو کامل تابعداری کرے نبی ہو سکتا ہے۔ مرزا قادیانی بھی نشان الٰہی ہو کر نبی ہو گیا۔ یہ مغالطہ ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم کا مطلب ومنشاء ہے کہ انبیاء کے راستے پر قائم رکھ۔ نہ کہ نبوت کا منصب عطا کر۔ سب جانتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضور ﷺ کے کامل تابعدار تھے۔ غزوہ تبوک میں جب حضرت تشریف لے چلے تو حضرت علیؓ کو گھر کے انتظام کے لئے رکھا۔ حضرت علیؓ نے کہا میں کوئی عورت ہوں جو مجھے جنگ میں جانے سے روکا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اما تری یا علی ان تکون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ۰ ''(یعنی اے علیؓ تو راضی نہیں کہ تیری میری نسبت ہارون علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام کی ہو) وہ نسبت کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر چلے ہیں تو حضرت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ مقرر کر گئے تھے۔ اسی طرح تبوک میں جاتے ہوئے حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنایا۔ چونکہ خدا کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ میں کوئی کہنے والا ہوگا کہ کامل تابعداری سے نبی بن سکتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے کہہ دیا کہ: ''الا انہ لانبی بعدی۰ '' کہ اے علیؓ تم خلیفہ ہو اور جان لو کہ نبی میرے بعد کوئی نہیں ہوگا۔

مرزائیوں کی طرف سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے یا نبی ہو کر۔ اگر کہو معزول ہو کر تو نبی معزول نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پہلے کی ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کی۔ عربی زبان کے قاعدہ کے مطابق معنے یہ ہیں کہ: ''کوئی نبی میرے بعد نہیں ہوگا۔'' آنحضرت ﷺ کے بعد نبی بنیں گے نہیں بلکہ وہ پہلے سے نبی ہیں۔

ایک اور شبہ وارد کرتے ہیں کہ جب پہلے نبی آتے رہے تو اب کیوں نبوت بند ہوگئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ باران رحمت ضرورت کے وقت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ نبی کبھی کے بعد دیگرے آئے اور کبھی ایک ہی زمانہ میں کئی کئی آئے۔ چونکہ تکمیل شریعت ان کی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ اس لئے ضرورت رہی۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نیا نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ ارشاد خداوندی ہے: ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی'' (آج کے بعد دین کامل کر دیا۔ اس لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔)

ہمارے نبی چودھویں رات کے چاند ہیں جو کامل ہیں۔ اس کے بعد یوحنا انجیل کا حوالہ دیا کہ: ''ابھی میری

بہت سی باتیں باقی ہیں۔ وہ آئے گا اور پوری کرے گا۔ سو تکمیل شریعت کے لئے حضور ﷺ آئے۔ دوسری وجہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت عام ہے: ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۰“

اے لوگو میں تم سب کے لئے رسول بن کر آیا ہوں۔ جیسے تمام دنیا کے لئے آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو پھر کسی جدید نبی کی ضرورت نہ رہی۔ پہلے پیغمبر خاص علاقہ اور خاص قوم کے لئے آیا کرتے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ساری دنیا کے لئے آئے۔

تیسری ضرورت یہ کہ پہلے نبیوں کے بعد ان کی کتابوں میں تحریف ہو جاتی تھی۔ اس لئے اصل دین کو واضح کرنے کے لئے خدا اور نبی بھیج دیتا۔ مگر قرآن میں ذرا بھی تحریف نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا نے کیا ہوا ہے جس کو آج تیرہ سو سال سے اوپر عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ہم ویسا ہی صحیح اور مکمل دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد آئینہ کمالات طبع اول کے صفحہ ۱۷۷ کا حوالہ سے ایک عربی عبارت آپ نے پڑھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”یا ایہا الذین آمنوا ان تتقو اللہ یجعلکم فرقانا ویجعلکم نورا تمشون بہ“ اس کو آیت قرآنی مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ حالانکہ اس طرح قرآن مجید میں نہیں۔ (اگلے ایڈیشن میں مرزائیوں نے تصحیح کر دی) میں قرآن مجید کا بفضلہ تعالیٰ حافظ ہوں اور بھی حافظ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جیسا مرزا قادیانی نے لکھا ایسے قرآن مجید میں ہے۔ (سب نے کہا قرآن میں ایسے کہیں نہیں) مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ مجھے الہام ہوا: ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ شاید یہ آیت قادیان والے قرآن میں ہو تو ہو۔

مولانا ثناءاللہ صاحب کی تقریر

نماز عصر کے بعد سکھ اصحاب نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم دور دراز سے آئے ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے منہ سے کچھ سننا چاہتے ہیں۔ ان کے اصرار پر مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے خدا (پرماتما ست سری اکال) کی پرستش کرنا اس کے حکم کا ماننا اس کی رضا پر چلنا اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اس کا نام لینا (ذکر کرنا) برائیوں سے بچنا اور سب کے حقوق ادا کرنا پر ایک مختصر مگر موثر پنجابی زبان میں تقریر کی۔ سکھ بھائی سن کر بہت خوش ہوئے۔

☆......☆......☆

مولوی فقیر محمد

قادیانی جماعت ایک خطرناک دہشت گرد گروہ

قادیانی جماعت ایک خطرناک دہشت گرد گروہ ہے۔اس کی عسکری تنظیم کا نام فرقان بٹالین تھا جس کو بعد میں تبدیل کر کے خدام الاحمدیہ رکھ دیا گیا جس کے غنڈوں نے 29 مئی 1974ء کو آنجہانی مرزا طاہر قادیانی غیر مسلم کی ہدایت پر چناب نگر ریلوے اسٹیشن سابقہ (ربوہ) پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو جو تفریحی ٹور سے واپسی پر چناب ایکسپریس سے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے کے بعد ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کی پاداش میں حملہ کر دیا اور مار مار کر ادھ موا کر دیا جس کی اطلاع فیصل آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا تاج محمود اور مولوی فقیر محمد کو پہنچی۔ یہ حضرات چناب ایکسپریس فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے سے قبل وہاں پہنچ گئے اور مولوی فقیر محمد نے ریلوے اسٹیشن کے باہر آرایم ایس کے دفتر سے فون کے ذریعہ فیصل آباد کے ہر طبقہ کے لوگوں کو اطلاع دی جن میں علماء' طلباء' تاجر اور اخبار نویس نمایاں تھے۔ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے کی درخواست کی۔طلباء کو زدوکوب کرنے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح شہر میں پھیل گئی اور فیصل آباد کے غیور شہریوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا۔ضلعی انتظامیہ کے حکام بھی پہنچ چکے تھے۔جوں ہی گاڑی فیصل آباد کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی بے ہوش اور زخمی طلباء کو گاڑی سے باہر نکالا گیا اور فرسٹ ایڈ کے لئے سول ہسپتال داخل کرنے کی انتظامیہ کی طرف سے تحریک ہوئی۔چونکہ ان دنوں ایک قادیانی سرجن سرکاری ہسپتال میں تعینات تھا۔طلباء نے فرسٹ ایڈ لینے سے انکار کر دیا۔پھر ایک اور ہسپتال جو مرزائیوں کا تھا اس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں ریلوے پلیٹ فارم پر ہی طلباء کو فرسٹ ایڈ دی گئی اور طے پایا کہ زخمی طلباء کو چناب ایکسپریس کی اے سی والی بوگی خالی کروا کر سوار کر کے ملتان نشتر کالج بھجوا دیا جائے۔اس تجویز پر عملدرآمد کیا گیا۔بعد ازاں مولوی فقیر محمد کی تجویز پر مولانا تاج محمودؒ نے ریلوے پلیٹ فارم پر تقریر کرتے ہوئے طلباء کو یقین دلایا کہ خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب لیا جائے گا اور تحریک چلائی جائے گی۔چناب ایکسپریس دو گھنٹہ تک ریلوے اسٹیشن پر کھڑی رہی۔

روانگی کے بعد گوجرہ' ٹوبہ' خانیوال' ملتان کے علماء کرام کو فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی اور اس واقعہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے کی اپیل کی گئی اور ملک کے تمام بڑے شہروں کے علماء کرام کو طلباء پر قادیانیوں کے ظلم سے آگاہ کیا گیا۔شام کو پریس کانفرنس ہوئی۔شہر کے تمام علماء کرام شامل ہوئے اور ہڑتال کا اعلان کیا گیا اور تین دن تک رات کو امن وامان کی صورت حال کنٹرول میں رکھنے کے لئے علماء کرام نے خود نگرانی کی۔جبکہ قادیانیوں نے کچھ دکانوں سے اپنا سامان باہر رکھ کر آگ لگانے کا ڈرامہ کیا جو کہ انشورنس کمپنی سے بیمہ شدہ تھا۔

اس کے بعد آل پارٹیز مجلس عمل قائم کی گئی جس کے سربراہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے۔ملک میں ختم نبوت

تحریک اس منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے چلائی گئی کہ سارا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ حکومت نے صمدانی کمیشن قائم کیا جس نے اس واقعہ کی تحقیقات کیں اور قادیانی جماعت کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی نے مولوی فقیر محمد کے خلاف صمدانی کمیشن میں ایک درخواست دی کہ سب کچھ ان کی وجہ سے ہوا۔ جس پر اس وقت کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی فیصل آباد کو طلب کیا گیا۔ انہوں نے مرزا ناصر احمد قادیانی کی درخواست کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ اس کے بعد قومی اسمبلی کو انکوائری کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ مرزائی اور لاہوری پارٹی کے سربراہ پر جرح کی گئی۔ اس کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی پر سات روز تک جرح ہوتی رہی۔

اس کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ قرارداد پاس کی جس پر 7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور (ربوہ) موجودہ چناب نگر کو کھلا شہر بنا دیا گیا۔ اس طرح 90 سال بعد قادیانی فتنہ اپنے انجام کو پہنچا مگر اس آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہوئی۔ جبکہ ختم نبوت کی تحریک اس قدر منظم اور پر امن تھی کہ صرف تین ماہ دس دن کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس کو کامیاب کیا۔ اس کے بعد 1984ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دوسری تحریک پر جنرل ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر، خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور شعائر اسلام استعمال کرنے کو جرم قرار دے دیا۔ جس کی سزا تین سال قید بامشقت جرمانہ مقرر کی گئی جس کے بعد قادیانیوں کے سابق سربراہ آنجہانی مرزا طاہر راتوں رات بھیس بدل کر بھاگ کر لندن جا پہنچا اور اپنے آقا انگریز حکومت کے زیر سایہ پناہ حاصل کی اور اپنا ہیڈ کوارٹر چناب نگر سے لندن منتقل کر لیا۔ جبکہ جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا تھا۔

چناب نگر کو کھلا شہر قرار دینے کے بعد حکومت پنجاب کے محکمے ہاؤسنگ سرکل فیصل آباد نے مولوی فقیر محمد کی تحریری درخواست پر چناب نگر میں 150 ایکڑ رقبہ پر رہائشی سکیم تیار کی۔ وہاں مسلمانوں کو آباد کیا گیا اور اس بستی کا نام مسلم کالونی رکھا گیا۔ اس مسلم کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے 9 کنال رقبہ پلاٹ پر عالی شان ختم نبوت مسجد تعمیر کی گئی جس کا مینار سب سے بلند ہے اور اس کی اونچائی تقریباً 125 فٹ ہے اور ہر سال کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس بھی اس وسیع و عریض مسجد میں منعقد کی جاتی ہے۔

1998ء میں پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور وزیر مال کو اختیار دیا گیا کہ پہلے ایک مولوی صاحب کی تجویز پر اس کا نام ''نیا قادیان'' یعنی نواں قادیان رکھا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس نام پر احتجاج کیا اور مولوی فقیر محمد کی تحریری یادداشت پر اس کا نام چناب نگر رکھا گیا۔ اس کے مطابق سرکاری ریکارڈ میں چناب نگر لکھا گیا اور 27 مئی 1999ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھا گیا اور پلیٹ فارم عمارت پر چناب نگر کے بورڈ بھی انہی کی تحریک پر لگائے گئے۔ جہاں قادیانیوں نے مسلمان طلباء کو زدوکوب کیا تھا۔ اس طرح ربوہ کا نام ختم ہو گیا۔ 19 مئی 1976ء کو مولوی فقیر محمد کی درخواست پر فیصل آباد چک گھوکھووال میں قادیانیوں کے لئے پہلا ایک ایکڑ رقبہ پر سرکاری مرگھٹ بنایا گیا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس برطانیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سنٹرل جامع مسجد برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علمائے ہند کے امیر حضرت مولانا سید اسعد مدنی تھے۔ کانفرنس کے شرکاء نے اسلامی اقدار کے تحفظ' عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھنے کا عہد کیا۔

کانفرنس کی پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کہا کہ مسلمانوں کا ایمان ڈالروں سے نہیں خریدا جاسکتا۔ اربوں ڈالرخرچ کرکے بھی کسی مسلمان کو قادیانی نہیں بنایا جاسکتا۔ مسلم ممالک اور مسلم تنظیمیں قادیانی جماعت کی جانب سے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے بیس کروڑ ڈالرمختص کئے جانے کا سختی سے نوٹس لیں اور قادیانیوں کی ان خلاف اسلام سرگرمیوں کے خاتمے کے لئے خصوصی فنڈ قائم کریں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مسلم امہ مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے 40 کروڑ ڈالرخرچ کرے گی۔

جمعیت علمائے ہند کے امیر حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ حضورﷺ کی توہین کو عالمی سطح پر جرم قرار دیا جائے۔ قادیانی اسرائیل کی طرز پر ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے کوشاں ہیں جو اسلام کے خلاف ایک بین الاقوامی مرکز کا کام دے گی۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کشمیر کو قادیانی ریاست نہیں بننے دیا جائے گا۔ مسلم ممالک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔

انڈیا کے ممتاز سکالر حضرت مولانا ابوبکر غازی پوری نے کہا کہ اسلام' یہودیت اور عیسائیت مذاہب کا اس پر اتفاق ہے کہ قیامت سے قبل ایک مسیح نے آنا ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے وفات مسیح کا عقیدہ رکھنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود خیال کرنا لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ جس کی قرآن وحدیث صریح مخالفت کرتے ہیں۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت محض ایک مفروضہ نہیں اور نہ وہی مہدی و حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ امام مہدی کا نام حضورﷺ کے نام پر اور ان کے والد کا نام حضورﷺ کے والد کے نام پر ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مہدویت ان علامات کی روشنی میں غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی مغل تھا اور اس کا نام غلام احمد اور

اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔مفتی خالد محمود نے کہا کہ عیسائی دنیا قادیانیوں کی حمایت سے کنارہ کش ہو جائے۔مسلم ممالک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔

جمعیت علمائے برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مفتی محمد اسلم نے کہا کہ حکومت برطانیہ قادیانیوں کی جانب سے قادیانیت کو حقیقی اسلام قرار دینے کی روش پر پابندی عائد کرے اور انہیں اپنے دین کے لئے الگ نام اور اپنے مذہب کے لئے الگ شعائر وضع کرنے کا حکم دے اور ان کی جانب سے شعائر اسلام کے ناجائز استعمال کی روش کا انسداد کرے۔مولانا سعید احمد جلالپوری نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس نے بے انتہا مخالفت کے باوجود اپنی ہمہ گیریت ثابت کردی ہے۔11 ستمبر کے واقعہ کے بعد سے دنیا میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔جس کا ثبوت یہ ہے کہ صرف گزشتہ ایک سال کے عرصے میں امریکہ میں 1450 غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا جس کے تناسب سے گزشتہ ایک سال میں دنیا میں کئی لاکھ نومسلموں کا اضافہ ہوا۔

جمعیت علمائے برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی نے کہا کہ دنیا سے دہشت گردی کی سیاست کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو ان کی اصل روح کے مطابق نافذ کیا جائے۔دنیا تمام نظاموں کی ناکامی کا تجربہ کر چکی ہے۔اس لئے اسے اب اسلام کو بحیثیت مکمل نظام حیات کے تسلیم کر لینا چاہئے۔ممتاز سعودی سکالر ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ نے کہا کہ دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں میں مذہبی قوتیں ملوث نہیں بلکہ یہ ایک منظم دہشت گردی ہے جس کی پشت پناہی تربیت یافتہ دہشت گرد کر رہے ہیں جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے۔انہوں نے انکشاف کیا کہ قادیانی جماعت کے 600 ارکین اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ لے چکے ہیں۔قادیانی مذہب ہر قسم کی دہشت گردی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔دنیا میں دہشت گردی کے واقعات کے ڈانڈے قادیانی جماعت سے جا ملتے ہیں۔خود کو بچانے کے لئے قادیانیوں نے مسلمانوں پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔مسلمانوں پر دہشت گردی کا یکطرفہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے۔امریکی اور یورپی حکومتیں قادیانی جماعت کو عالمی دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں اور اس کے تمام اثاثہ جات اور بینک اکاؤنٹ منجمد کریں۔

ختم نبوت کانفرنس میں 22 قراردادیں منظور کی گئیں جن میں قادیانیت کو اسلام کا نام دینے پر پابندی لگانے، قادیانیوں کی جھوٹی شکایات پر مسلم ممالک اور مسلم تنظیموں کے خلاف کاروائی نہ کرنے اور قادیانیوں کو سیاسی پناہ بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔عیسائی دنیا سے قادیانیوں کی حمایت ترک کرنے،یورپی ملکوں میں خلاف اسلام مواد ضبط کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔اسلامی ملکوں سے کہا گیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اقوام متحدہ میں آواز اٹھائیں۔

تعلیمی بورڈ نے قرآنی آیات کی بے حرمتی کر ڈالی

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد نے چھوٹی پتلون اور نکر پر کلام ربانی کے مقدس الفاظ

چھاپ دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام سمیت چناب نگر اور فیصل آباد کے تمام دینی وسیاسی حلقوں نے بورڈ کے حکام کے اس اشتعال انگیز اقدام پر شدید مذمت کا اظہار کرتے ہوئے گورنر پنجاب اور وزیر تعلیم سمیت اعلیٰ حکام سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز فیصل آباد بورڈ نے کھیلوں میں نمایاں پوزیشن لینے والے کھلاڑیوں میں تحفہ کے طور پر ایک ایک نیکر پیش کی۔ ان کھلاڑیوں میں ایک لڑکا مسلم کالونی چناب نگر کا رہائشی بھی شامل تھا۔ جس کو تحفہ کے طور پر یہ نیکر دی گئی۔ جس پر قرآنی آیت: ’’رب زدنی علما ‘‘ پرنٹ تھی۔ اس گھناؤنی اسلام دشمن سازش پر مسلمانان فیصل آباد نے شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کی شرانگیزی کرنے والے افراد کو فوری طور پر گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

داتہ کے رہائشی محمد فاروق نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

تفصیلات کے مطابق قادیانیت کا پیروکار محمد فاروق ولد عبدالغفور جو فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہے کچھ عرصہ قبل داتہ مانسہرہ میں آ گیا اور یہاں شادی کر لی۔ 27 جون 2003ء کو حسن علی شاہ کی کاوشوں سے قادیانیت سے توبہ تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ان کے بعد جو بھی شخص دعوئ نبوت کرے گا وہ جھوٹا‘ کذاب‘ دجال اور کافر ہے۔ محمد فاروق نے کہا کہ مرزائی خواہ احمدی کہلائیں یا لاہوری و قادیانی ان کی ہر قسم کی شکل کو میں کافر سمجھتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں اور زندہ ہیں۔ قریب قیامت کے ساتھ ہی دنیا میں ان کا ظہور ہوگا۔ محمد فاروق نے کہا کہ میں نے کسی بھی قسم کے دباؤ کے بغیر اسلام قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں استقامت نصیب کریں۔ آمین!

چناب نگر کی مبلغہ نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

تفصیلات کے مطابق چناب نگر میں قادیانی مبلغہ نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے ایک خصوصی گفتگو میں بتایا کہ گزشتہ روز ایک قادیانی مبلغہ رفعت ناز جو کہ چناب نگر کے محلہ بشیر آباد میں رہائش پذیر ہے نے قادیانیت سے تائب ہو کر جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے کہا کہ اس نے دین اسلام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اپنے باطل اور جھوٹے مذہب کے پیشواؤں کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا ہے اور دوسری قادیانی مبلغاؤں کو بھی دعوت اسلام دی ہے۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ایک مسلمان کے ساتھ اس کا نکاح کردیا ہے۔ یہ خبر سن کر علاقہ کے مسلمانوں نے مٹھائی تقسیم کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس خبر سے چناب نگر کے گردونواح کے قادیانیوں میں مایوسی پھیل گئی ہے۔ مذکورہ مبلغہ نے کہا ہے کہ تمام قادیانیوں کو میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ قادیانی اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر اسلام کی حقانیت اور مسئلہ ختم نبوت پر ایمان لا کر اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بننے سے

بچالیں۔اب چناب نگر جوکہ پاکستان میں قادیانیت کا ہیڈکوارٹر ہے اس میں بھی دراڑیں پڑ چکی ہیں اور قادیانی دین اسلام کی طرف راغب ہورہے ہیں۔حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے تمام قادیانیوں سے کہا ہے کہ وہ اس سے سبق سیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب فاروقی کا تبلیغی دورہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ضلع منڈی بہاؤالدین اور گجرات کے تین روزہ دورہ پر تشریف لائے۔منڈی بہاؤالدین پہنچنے پر مفتی سیف الدین، مولانا شوکت ایوب تونسوی اور مولانا ارشاداللہ صدیقی مہتمم جامعہ نورالہدیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین نے خوش آمدید کہا۔بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والے دروس ختم نبوت سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ارشاداللہ صدیقی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا محمد ابراہیم واسو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک عظیم اور سنگین فتنہ ہے۔اندرون وبیرون ملک پاکستان کے خلاف خصوصاً اور اسلامی ممالک کے خلاف عموماً یہودی لابی کے لئے نمائندگی کا کردار ادا کررہے ہیں۔نیز کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔تمام مکاتب فکر کے علماء اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس یہودی چربہ کا منظم طریقے سے بھرپور تعاقب کیا جائے اور قادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔پروگرام حسب ذیل مقامات پر ترتیب دیئے گئے تھے۔

۲......بعد نماز عشاء مولانا محمد فہیم خطیب جامع ربانیہ قلعہ گجراں۔۹......جمادی الاول بعد نماز فجر جامع مسجد صدیقیہ مسلم کالونی صوفی پورہ۔بعد نماز ظہر جامع مسجد نور سبزی منڈی۔بعد نماز عشاء جامع مسجد تقویٰ طارق آباد۔۱۰جمادی الاول مولانا قاری عطاء اللہ ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام بھدر کے ہاں خطبہ جمعۃ المبارک۔بعد نماز مغرب مولانا عبدالرحمٰن کے ہاں جامع مسجد مدنی سرگودھا روڈ کنجاہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔پروگرام کی کامیابی کیلئے ملک یامین قادری، پیر محمد اشرف، محمد سرفراز کے علاوہ جامعہ نورالہدیٰ کے طلباء کرام نے خوب محنت کی۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں: ڈیرہ اسماعیل خان میں قادیانی آئے روز کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے ڈیرہ کے مسلمان راست اقدام اٹھانے پر مجبور ہورہے ہیں۔ڈیرہ کے مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانی کی شرانگیزیوں کا نوٹس لے۔ورنہ ڈیرہ کے غیور مسلمان قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوئی بھی قدم اٹھاسکتے ہیں۔تفصیلات کے مطابق قادیانی نوجوان سلیمان ولد

داؤد ساکن محلہ شپ شاد نے بازار ٹو یا نوالہ میں واقع برادر گولڈ جم باڈی بلڈنگ کلب میں مسلم نوجوانوں کو مسلمان کے لبادہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ دو تین دفعہ دجل کا لبادہ اوڑھتے ہوئے نماز کی امامت بھی کرائی اور ان معصوم نوجوانوں کو قادیانیت کا لٹریچر بھی دیا۔ اس بات کا علم جب قاری محمد خالد گنگوہی کو ہوا تو انہوں نے قادیانی کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت متعلقہ تھانہ میں زیر دفعہ 298 سی کے تحت ایف آئی آر درج کرائی۔ ملزم گرفتار ہوا۔ تاحال ملزم سے تفتیش جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے امیر جناب صوفی ریاض الحسن گنگوہی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی پورے ملک میں سرگرمیوں کو روکا جائے اور نوجوان نسل سے اپیل کی کہ فتنہ قادیانیت سے بچنے کے لئے ختم نبوت کا لٹریچر اپنے پاس ضرور رکھیں۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی اس فتنہ سے آگاہ کریں۔ آخر میں ٹرائیل ٹیکسٹائل ملز میں صفدر احمد قادیانی کی خلاف قانون سرگرمیوں کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ قادیانیوں کے نام نہاد جمعہ کے اجتماع پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانی کا قبول اسلام: چار چک رسالہ شرقپور ضلع شیخوپورہ کے قادیانی فلک شیر ولد دوست محمد نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجی۔ انہوں نے جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن جلالپور بھٹیاں کے مہتمم مولانا عابد الرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس موقع مولانا قاری محمد الٰہی، مولانا محمد فیاض اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر بھی موجود تھے۔ ان حضرات نے مولانا فقیر اللہ اختر کی کاوشوں کو سراہا۔ یہ یاد رہے کہ فلک شیر حافظ آباد کی ایک مل میں ملازم ہے۔

مرکزی قائدین کا تبلیغی دورہ بلوچستان: مجلس ختم نبوت کا تبلیغی وفد 15 جون بروز جمعۃ المبارک کی صبح کوئٹہ پہنچا کوئٹہ جماعت نے مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں معزز مہمانوں کے بیانات کا پروگرام ترتیب دے رکھا تھا۔ جس کے مطابق جامع مسجد قندھاری میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، سراج مسجد میں حضرت مولانا اللہ وسایا اور گول مسجد میں حضرت مولانا بشیر احمد کے تفصیلی بیانات ہوئے جس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی گئی اور امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق پر زور دیا گیا۔

مدارس میں طلباء سے خطاب: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا نے کوئٹہ میں جامعہ تجوید القرآن، جامعہ مفتاح العلوم کا مطالعاتی دورہ کیا اور طلباء کرام سے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ حیات و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل بیان کیا۔

استقبالیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے 15 جون بروز جمعہ بعد نماز عصر مرکزی حضرات کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں علماء کرام‘ وکلاء‘ ڈاکٹرز اور پروفیسر حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ قادیانی ابتداء ہی سے پاکستان کو کمزور یا ختم کرنے کے درپے ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان صاحب کا قتل سر ظفر اللہ قادیانی‘ میاں محمود قادیانی کی سازش کا حصہ ہے۔

کوئٹہ‘ مچھ اور مستونگ میں ختم نبوت کانفرنسیں: 15 جون بروز جمعہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ 16 جون بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد مچھ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ 17 جون بروز اتوار بعد نماز عشاء مستونگ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ان کانفرنسوں میں حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو‘ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا بشیر احمد اور دیگر اکابر علماء کرام نے خطاب کیا اور پاکستان میں پائی جانے والی سیاسی کشیدگی اور مذہبی دہشت گردی کو یہود اور قادیانیوں کی خفیہ سازش قرار دیا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں کا اسرائیل میں مرکز اور مرزائی اسرائیل تعلقات کو صرف نظر کرنا ہمارے حکمرانوں کی سنگین غلطی ہوگی۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔ یہ گروہ ملت اسلامیہ کا کل بھی غدار تھا اور آج بھی غدار ہے۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ کی قراردادیں

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں اور پرویزیوں کے کوئٹہ شہر اور چھاؤنی میں خفیہ مراکز بن گئے جائیں۔ ☆...... عسکری اور سول محکموں کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ ☆...... بڑھتے ہوئے فحاشی و عریانی کے ذرائع پر پابندی لگائی جائے۔ ☆...... یہ اجتماع سرحد میں شریعت کے نفاذ کا خیر مقدم کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ یہ خوش آئندہ اقدام ہے۔ حکومت پاکستان پورے ملک میں شریعت کو نافذ کرے۔ ☆...... یہ اجتماع فلسطین‘ کشمیر‘ افغانستان اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی جدوجہد کی حمایت کرتا ہے۔ ☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت اسلامیہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ☆...... یہ اجتماع ”چناب پلان“ کو ایک سازش قرار دیتا ہے جس کا مقصد کشمیر کے تین حصے کر کے ایک حصہ پاکستان‘ ایک حصہ بھارت اور ایک حصہ آزاد و خود مختار کشمیر قائم کر کے اس کو قادیانیوں کے حوالہ کرنا ہے۔ اس پلان کے محرک اعجاز منصور قادیانی ہیں۔ یہ اجتماع اس پلان کو

پاکستان کے خلاف گہری سازش قرار دیتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام ماہ جون 2003ء میں وقفے وقفے سے استقبالیے کانفرنس اور اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مجلس کے مرکزی وصوبائی قائدین کے علاوہ بڑی تعداد میں علماء کرام' طلباء' وکلا' عوام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے اعزاز میں استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم گزشتہ ماہ 5 جون کو چار روزہ دورے پر کوئٹہ تشریف لے گئے۔ ائیرپورٹ پر مجلس کے مقامی رہنماؤں اور معززین شہر نے حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں حضرت امیر مرکزیہ کو ان کی قیام گاہ جناب فیاض حسن سجاد کے مکان واقع شہباز ٹاؤن لایا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت امیر مرکزیہ کے اعزاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک بڑے استقبالیے کا انتظام کیا گیا تھا جس میں علماء کرام' معززین شہر کی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ استقبالیہ کی تقریب سے رکن قومی اسمبلی مولانا نور محمد صاحب' مولانا عبدالواحد اور مولانا انوار الحق حقانی نے جماعت ختم نبوت کی کارگردی اور عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

نماز جمعہ کا پروگرام: 6 جون بروز جمعۃ المبارک کو حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ نے جامع مسجد مرکزی کوئٹہ میں نماز جمعہ کی امامت کرائی۔ نماز جمعہ سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رابطہ سیکرٹری مولانا مفتی محمد جمیل خان نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا کہ انگریزوں نے ایک گہری سازش کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرایا۔ یہ فتنہ قادیانیت انگریز گورنمنٹ کی سرپرستی میں پھیلتا رہا۔ یہاں تک کہ انگریز جب اس ملک سے چلا گیا تو جاتے ہوئے اس فتنہ کی آبیاری کا فریضہ یہاں کے حکمرانوں کے سپرد کر گیا۔ مولانا مفتی صاحب نے پاکستان کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت مرکزیہ نے خصوصی دعا کرائی۔

اقراء روضۃ الاطفال کوئٹہ کی تقریب تقسیم انعامات: اسی روز بعد نماز عصر حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ نے اقراء روضۃ الاطفال کوئٹہ کی شاخ کے پروگرام کی صدارت کی جس میں اقراء روضۃ الاطفال کے بچوں میں حضرت امیر مرکزیہ نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کی۔

زیر سرپرستی

خان محمد صاحب

نفیس الحسینی

بمقام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

بتاریخ ۷ تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۴ھ بمطابق 4 اکتوبر تا 24 اکتوبر 2003ء

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

فون چناب نگر: 04524/212611
ملتان: 061/51422

ضروری اعلان!

اہل علم توجہ فرمائیں!!!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشرواشاعت کے زیر اہتمام احتساب قادیانیت کی جلد دس سے گیارہ کی ترتیب تخریج و تحقیق کا کام شروع ہے۔ یہ دونوں جلدیں بابو پیر بخش کی تصانیف پر مشتمل ہوں گی۔ اس کیلئے ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نومبر ۱۹۲۲ء، ستمبر ۱۹۲۱ء، جون ۱۹۲۵ء کے تین شمارہ جات درکار ہیں۔ براہ کرم اس کی تلاش میں مدد فرمائیں۔ جن کے پاس یہ شمارہ جات ہوں مطلع کریں۔ فوٹو درکار ہیں۔ کرم ہوگا۔ (مولانا اللہ وسایا)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان/ فون: 514122-583486

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/150

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/75

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ
ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/70

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد پنجم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت: -/100

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ
حضرت عثمانیؒ حضرت میرٹھیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصور پوریؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہفتم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہشتم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد نہم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد دہم
مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
قیمت: -/125

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/100

آئینہ قادیانیت
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/50

قادیانی شبہات کے جوابات
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/50

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوریؒ
قیمت: -/100

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت: -/80

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600 احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

اسلام زندہ باد

ختم نبوۃ زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ
لا نبی بعدی

2، 3 اکتوبر 2003ء
۵، ۶ شعبان ۱۴۲۴ھ

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

۲۲ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاءؐ
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحاد امت

ردِّ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۷ شعبان تا ۲۷ شعبان منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611

خطاطی: محمد امان اللہ قادری دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

نیا ویب سائٹ ایڈریس: www.khatm-e-nubuwwat.com
http://www.lolaak.clickhere2.net